تلاوتِ قرآن

آداب و فضائل

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

خطیب مسجد عالمگیری، شانتی نگر، حیدرآباد

صاحبزادہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رح

به اهتمام

حافظ محمد غوث رشیدی (فون: 040-56524289)

بانی وناظم مدرسه اسلامیه تجوید القرآن حیدرآباد

2-3-659، آزادنگر، عنبر پیٹ، حیدرآباد-اے پی، انڈیا

فون: 27407673، 27400272

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تِلاوتِ قُرآن

(آداب وفضائل)

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

خطیب مسجد عالمگیری، شانتی نگر، حیدرآباد

صاحبزادہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اهتمام

حافظ محمد غوث رشیدی (فون: 040-56524289)

بانی وناظم مدرسہ اسلامیہ تجوید القرآن حیدرآباد

2-3-659، آزادنگر، عنبرپیٹ، حیدرآباد۔اے پی، انڈیا

فونس: 27400272، 27407673

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	:	تلاوتِ قرآن (آداب وفضائل)
مرتب	:	حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم خلیفہ وجانشین عارف باللہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ
بارِ دوم	:	اگست ۲۰۰۴ء مرجب المرجب ۱۴۲۵ھ
صفحات	:	۶۲
تعداد	:	ایک ہزار
کتابت	:	رضی الدین سہیل Ph:21562924
طباعت	:	عائش آفسیٹ پرنٹرس متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد فون: 31110835،31130786،9246522921
قیمت	:	Rs. 10/-
ملنے کا پتہ	:	مسجد عالمگیری شانتی نگر، حیدرآباد

بہ اہتمام

حافظ محمد غوث رشیدی (فون: 040-56524289)

بانی وناظم مدرسہ اسلامیہ تجوید القرآن حیدرآباد

2-3-659، آزادنگر، عنبرپیٹ، حیدرآباد - اے پی، انڈیا

فونس: 27407673،27400272

فہرست مضامین

سلسلہ	مضامین	صفحہ
١	عرض مؤلف	٦
٢	تمہید	٨
٣	آداب تلاوت	١٠
٤	چند باطنی آداب تلاوت قرآن	١١
٥	سات دنوں میں تلاوت قرآن مکمل	١٢
٦	حکم تلاوت وعبادت	١٣
٧	قرآن کے تعلق سے حکم حق	١٤
٨	تعلق بالقرآن تعلق باللہ ہے	١٥
٩	اللہ کی رسی یعنی قرآن کو تھامو۔	١٦
١٠	رخت آمیز لب ولہجہ میں پڑھنے کا حکم	١٦
١١	قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنے کا حکم	١٧
١٢	افضل العبادات	١٨
١٣	چند سادہ اور ضروری آداب تلاوت	١٨
١٤	قرآن خیر ہی خیر ہے۔	١٩
١٥	قرآن قانون ہدایت	٢٠
١٦	قرآن مُصدِّق اور مصدَّق ہے	٢١
١٧	قرآن، قرآن ہے اور حدیث بیان قرآن ہے	٢٢
١٨	توضیح قرآنی مزاج انسانی	٢٣
١٩	چند مقاصد نزول قرآن	٢٣
٢٠	قرآن اللہ تک پہنچنے کا طاقتور ذریعہ	٢٤
٢١	علم اللہ کی صفت بھی! قرآن معجزہ بھی	٢٥
٢٢	قرآن نے چیلنج بھی کیئے	٢٥
٢٣	تنبیہات	٢٦

۲۴	یسرنا القرآن کا مفہوم................................	۲۷
۲۵	حفظ کرنے اور نصیحت کے لئے قرآن کو آسان کیا گیا ہے نہ کہ اجتہاد و استنباطِ احکام کے لئے	۲۸
۲۶	ثواب تلاوت اور محافظ حقیقی................................	۲۹
۲۷	زندگی میں اور مرنے کے بعد کام آنے والا	۳۰
۲۸	نزول رحمتِ الٰہیہ	۳۱
۲۹	نزول قرآن اور قطعی فیصلے	۳۲
۳۰	قرآن کتاب مبین ہے................................	۳۳
۳۱	قرآن حکمتوں سے پر ہے۔................................	۳۳
۳۲	قرآن سراسر نصیحت ہے	۳۳
۳۳	قرآن ہدایت اور کامیابی کا ضامن	۳۴
۳۴	قرآن رحمت و نصیحت ہے................................	۳۴
۳۵	یہ نصیحت نامہ ہے۔................................	۳۴
۳۶	قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والوں کی چار قسمیں ہیں	۳۵
۳۷	صفات قرآنی حدیث کی زبانی................................	۳۶
۳۸	قرآن سے استفادہ کے مختلف رنگ	۳۷
۳۹	دعاءِ فرشتگان	۳۷
۴۰	حق تلاوت کی ایک صورت	۳۸
۴۱	قرآن پر ایمان اور تلاوت کرنے والے کا ایمان................................	۳۸
۴۲	قرآن اور حامل قرآن کی تعظیم لازم ہے	۳۹
۴۳	حشر میں قرآن معاون و مددگار	۳۹
۴۴	ہر ذوق والا قرآن سے استفادہ کر سکتا ہے	۳۹
۴۵	دوہرا اجر................................	۴۲
۴۶	قرآن نعمت عظیم	۴۳
۴۷	قرآن کب اترا................................	۴۴
۴۸	قرآن رہنمائے حق ہے................................	۴۵

۴۹	قرآن شفاء ہے اور رحمت بھی	۴۵
۵۰	تلاوت و تعلیم آیات نہایت قیمتی دولت	۴۶
۵۱	اقامت صلوٰۃ خمسہ اور تلاوت قرآن	۴۷
۵۲	فہم قرآن اور حضرت دردؔ کے شاگردوں کے احساسات	۴۸
۵۳	قرآن میں غور کرنے کا طریقہ	۵۳
۵۴	بات سے ذات دور نہیں	۵۷
۵۵	قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں منزل من اللہ	۵۸
۵۶	آج کی قرآنی آیات کل آخرت کے باغ و بہار	۵۹
۵۷	مقبول ہو میری دعا	۶۰

......☆☆☆☆☆......

عرض مؤلف

محترم قارئین ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔

آئے دن مسلمانوں کی شکستہ حالی اور ایمان وعمل کی بڑی حد تک کمزوری سے دل دکھتا ہے۔ امت کے تمام دانشور اس بات پر متفق ہیں کہ اس وقت ہر قسم کا بگاڑ رونما ہوچکا ہے ایک طرف عقائد مجروح ہیں تو دوسری طرف عبادات بے وزن شمار کی جانے لگی ہیں اور معاملات و اخلاقیات کا تو پوچھنا ہی کیا ؟ ایسے بگڑے ہوئے ماحول میں وائے ناکامی کہ احساس ناکامی بھی نہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

طُرفہ تماشہ یہ کہ غلط کو صحیح اور صحیح کو غلط کہنے میں عار تک محسوس نہیں کیا جاتا۔ اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی بیمار اپنی بیماری کو بیماری ہی نہ جانے اور اس کی حالت قابل رحم اور زیادہ اس وقت بن جاتی ہے جب مریض کسی صحتمند کو دیکھ کر کہنے لگے کہ تو مریض ہے ۔ آج اس امت کا حال یہی ہوگیا ہے ۔ یا پھر خود ایسے مریض ہیں جنہیں اپنے بیمار ہونے کا احساس ہے مگر وہ ڈاکٹر یا حکیم سے رجوع کرنے اور تجویز کردہ دوا یا نسخہ کو کافی سمجھنے لگے ہیں ۔ کیا آپ اس بات کو صحیح سمجھتے ہیں کہ ایک مریض نے حکیم سے رجوع کیا ۔ اپنا مرض بتلایا ڈاکٹر یا حکیم نے مرض کی تفصیلات جان کر دوا یا نسخہ تجویز کردیا ۔ اب وہ مریض صرف اپنے نسخہ اور تجویز پر خوش ہے اور نسخہ استعمال کئے بغیر یہ سمجھنے لگے کہ میرا علاج ہوگیا ۔ کیا ڈاکٹر یا حکیم کا صرف نسخہ

مریض کو صحتمند بنا سکتا ہے۔؟ مگر حیرت ہے آج عوام و خواص کا حال ایسا ہی ہو گیا ہے۔ اول تو احساس نہیں اور اگر نسخہ لکھ دیا گیا یا دوا دیدی گئی لیکن استعمال کے لئے تیار نہیں ۔ ظاہر ہے اس سے وہ فائدے ظہور میں نہیں آسکتے جو مطلوب ہیں۔اس کیلئے سب سے بہتر طریقہ کتاب اللہ' سنت رسول اللہ ﷺ سے صحیح معنوں میں وابستگی ہے اور کتاب و سنت کی اہمیت و اولیت مسلّم ہے اور پھر کتاب اللہ کی فوقیت میں کیا شبہ ہے ۔ اس کتاب میں اسی کتاب اللہ سے رابطہ کیلئے قرآن کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے ۔ اور کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ صحیح علمی مواد قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے ۔ اس پوری کتاب میں جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے ان میں مقدمہ تشریح القرآن' مولانا عبدالکریم صاحب پاریکھ مدظلہ ۔ فقہ اسلامی مولانا مجیب اللہ ندوی ' بیان القرآن حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ ' الترغیب والترهیب علامہ منذریؒ فضائل قرآن شیخ ذکریاؒ ' اور معارف القرآن مفتی محمد شفیعؒ اور امام غزالیؒ کی احیاء العلوم اور حکیم الاسلام قاری طیب صاحبؒ سے استفادہ کیا گیا ہے ۔ احقر کی یہ خدمت تالیف' ترتیب' تلخیص' تسهیل وغیرہ تک محدود ہے۔ اس لئے جو کچھ علمی مواد مختلف اکابر اور کتابوں سے پیش کیا گیا اس میں اگر کوئی جھول رہ جائے تو وہ احقر کی طرف منسوب ہوگا ان اکابر کی طرف نہیں ۔

مرتب

محمد کمال الرحمٰن قاسمی

خطیب مسجد عالمگیری ۔ شانتی نگر' حیدرآباد

تمہید

حضرت والا شاہ صوفی غلام محمدؒ نے فرمایا!

قرآن شریف کلام الٰہی ہے پورا علمِ الٰہی اسی کلام میں متجلّی ہے۔ اس علم کے بعد علیم ہی کا جلوہ ہے۔ ہمارے بزرگوں نے اس کی بہت اچھی ترتیب بتائی وہ یہ ہے

علیم ۔علم ۔معلوم

یہ جملہ حقائق ء و معارف کا دریا ہے۔ پہلے علیم کا مرتبہ پھر علم کا پھر معلومات کا علم وہ ہے جو آپ کو علیم تک پہنچادے ۔علم وہ ہے جو آپ کو علیم کی ذات تک پہنچادے علم وہ ہے جو آپ کو علیم کی صفات تک پہنچادے ۔علم وہ جو آپ کو علیم کے افعال کا عرفان دے ۔علم وہ جو آپ کو علیم کے آثار کا مشاہدہ کرادے۔ علم وہ جو آپ کو علیم کی مرضیات سے واقف کرادے ۔علم وہ جو آپ کو علیم کی ناراضی کی تفصیل بتادے جو علم آپ کو اللہ کی مرضیات سے واقف کراتا ہے نہ ناراضی کی تفصیل بتاتا ہے اس کا نام جہل ہے۔

اب آپ ذرا دنیا والوں کی طرف پلٹ کر دیکھیں بلکہ خود مسلمانوں کی طرف پلٹ کر دیکھیں تو آپ کو تعلیم یافتہ جاہلوں کا ایک جم غفیر نظر آئے گا جن کو نہ قرآن کی خبر ہے نہ قرآنی تعلیمات کی حیرت ہے کہ وہ خط جو ہمارے پروردگار نے ہمارے نام لکھا تھا ہم اسی خط سے واقف نہیں ہیں۔ لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکر کم تحقیق ہم نے نازل کیا تمہاری طرف ایک کتاب جس میں تمہارا ذکر ہے ۔ ہمارے نام کا خط اور ہم اس سے بے خبر ! کچھ فکر ہوئی تو ناظرہ قرآن پڑھنے کی اور ختم کرنے کی ۔ اللہ

کے خط کے الفاظ پڑھ لینا یہ ہماری معراج ہے ۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔ کچھ زیادہ فکر ہوئی تو چند سورتیں اور معنیٰ یاد کیئے اور بے فکر ہو گئے مگر اب اللہ کا احسان ہے اور غنیمت ہے کہ اس کے پڑھنے کی عمومی فکر اور کچھ چہل پہل ہو رہی ہے ۔ الفاظ و معنی کی حد تک آیات الٰہی کا یہ مطلب کیسے سمجھ میں آئے ۔ اللہ تعالیٰ اپنا وہبی علم عطا کریں تو اور بات ہے یہ سب کے بس کی بات نہیں بعض خاص قلوب اس کے لئے مختص ہوتے ہیں ان ہی لوگوں میں میرے شیخ محترم سید حسن رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے حضرتؒ کا ارشاد ہے '' قرآن قول الٰہی ' کائنات فعل الٰہی ہے اور جو قرآن میں ہے وہی کائنات میں اور جو کائنات میں ہے وہی قرآن میں '' ۔

کائنات میں دیکھئے تو نظر آئیں گے سورج ' چاند ' تارے ' درخت ' انسان ۔ اب قرآن کھولیئے اور پڑھیئے الشمس والقمر والنجم والشجر والدّواب و کثیر من الناس ۔ صبح کے وقت سورج کو دیکھئے شام کے وقت چاند کو دیکھئے دن کا مشاہدہ کیجئے رات کا معائنہ کیجئے آسمان پر ایک نظر ڈال لیجئے اور اپنے خیالات بھی یاد کر لیجئے قرآن شریف ہاتھ میں لیجئے اور پڑھئے ۔ والشمس وضحٰھا والقمر اذا تلٰھا والنھار اذا جلّٰھا واللّیل اذا یغشٰھا والسماء وما بنٰھا ونفس وماسوّٰھا فالھمھا فجورھا وتقوٰھا یہ آفاق کی قرآنی سیر تھی ۔ اب اپنے نفس کی طرف پلٹ جایئے اور سیر فرما لیجئے آنکھیں ہونٹ اور زبان کی تلاوت فرمایئے الم نجعل لہ عینین ولسانًا وّشفتین وھدیناہ النجدین بھوک لگے تو کُلُو کی آیت نکل رہی ہے اور پیاس لگے تو واشربوا کی آیت نکل رہی ہے جوانی کے تقاضوں میں فانکحوا کی

تلاوت کرائی جارہی ہے دو چار باتیں نمونے کے طور پر لکھ دی گئیں ہیں۔ پوری لکھدی جائیں تو قرآن بن جائے کچھ اور قرآنی شعور بیدار فرمایئے مانگنے والے پہلے پیر کو ہاتھ لگاتے ہیں پھر مانگتے ہیں یہی سر جھکانا ایاک نعبد اوریہی ہاتھ پھیلانا ایاک نستعین کی تفسیر ہے دینے والے کی تعریف کرنا فطرتِ انسانی کی خمیر ہے۔ الحمدللہ رب العٰلمین اسی حقیقت کی مظہر ہے۔

گرہ کشا ہے نہ راضی نہ صاحب کشاف
تیرے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب

اتل مااوحی الیک من الکتاب واقم الصلوٰۃ (پ۲۱)یعنی جو کتاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی گئی ہے اس کی تلاوت جاری رکھئے اور نماز قائم کیجئے۔

آداب تلاوت

قال القاری عندالبداية بتلاوة القرآن ينبغى ان يحضر فى قلبه عظمة المتكلم ويعلم ان مايقرأهُ ليس من كلام البشر وان فى تلاوة كلام الله عز وجل غاية الحضر فانه تعالى قال لا يمسه الا المطهرون .

وكما ان ظاهر جلد المصحف وورقهُ محروس من ظاهر بشرة الاَمِس الا اذا كان مطهراً فباطن معناهُ ايضاً بحكم عزهٖ وجلالِهٖ محجوب عن باطن القلب الا اذا كان مطهرا عن كل رجس مستنيراً بنور التعظيم والتوقير كما لا يصلح للمس جلد والمصحف كل يد فلا يصلح لتلاوة حروفه كل لسان ولا لنيل معانيه كل قلبٍ.

قرآن پڑھنے والے کو چاہئے کہ قرآن کی تلاوت کرنے سے پہلے اپنے قلب میں متکلم یعنی خدا تعالیٰ کی عظمت کا خوب استحضاء کرے اور یہ سمجھے کہ وہ جس کلام کی تلاوت کرنے جارہا ہے وہ کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے۔ جس کی تلاوت کی خصوصی اہمیت ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود کلام کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔کہ اس کو وہی لوگ چھوسکتے ہیں جو خود پاک ہوتے ہیں تو جس طرح قرآن شریف کی ظاہری جلد اور اس کے ورق کو بے وضو انسان کے ظاہری جسم سے بچایا گیا ہے اسی طرح اس کی باطنی اور معنوی خوبیاں اس کی عزت اور جلالت کے پیش نظر اس قلب میں پیدا ہوسکتی ہیں جو قلب ہر باطنی نجاست سے پاک ہو اور اس کی عظمت و توقیر سے منور ہو۔ تو جس طرح جلد قرآن کو چھونے کی ہر ہاتھ صلاحیت نہیں رکھا ویسے ہی اس کے حروف کی تلاوت کے لئے ہر زبان اہلیت نہیں رکھتی اور نہ ہر قلب اس کے معانی و معارف کو پانے کے لائق ہوتا ہے۔

ظاہری نجاست سے دوری ظاہری انوار پیدا کرتی ہے اور باطنی نجاست سے دوری باطنی انوار پیدا کرتی ہے۔جس طرح نجاست ظاہری کی وجہ سے مصحف کو نہیں چھوا جاسکتا اسی طرح کفر و شرک' بدعت کی باطنی گندگیوں کی وجہ سے قلب کا اندرون محجوب رہتا ہے اس طور پر کہ قرآن کے حقیقی فیضان سے محروم رہتا ہے۔

چند باطنی آدابِ تلاوت قرآن :-

عالم ربانی امام نوویؒ نے اپنی کتاب الاذکار میں اور امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں تلاوت کلام پاک کے اہم آداب کی نشاندہی کی ہے جس میں تلاوت کلامِ

پاک کے اہم آداب جمع ہیں۔

ینبغی للقاری الاعتناء بها وهی کثیرة جدا نذکر منها اطرافاً فاوّل مایومربه الا خلاص فی قرأ ته ان یرید بها اللّٰه سبحانه وتعالیٰ وان لا یقصد بها توصلاً الیٰ شیئی سویٰ ذالک وان یتأدّبَ مع القرآن واستحضر فی ذهنهٖ وَ اَنْ یّوناجی اللّٰه سبحانهُ وتعالیٰ ویتلوا کتابهُ فیقرأ علیٰ حال من یری اللّٰه فانهُ ان لم یره فان اللّٰه تعالیٰ یراہ .

یعنی یہ فصل ان مسائل و آداب میں ہے جن کی طرف قاری کو توجہ کرنا چاہئے اور یہ بہت زیادہ ہیں۔ ان کے بعض کو ہم ذکر کرتے ہیں ۔ پس اول شئ جس کا قاری قرآن مامور ہے وہ قرأت میں اخلاص ہے اور یہ کہ اس سے خالص اللہ کی رضا کا ارادہ کرے اور اللہ کے سوا کسی دوسری شئ کے حاصل کرنے کا قصد نہ کرے اور یہ کہ قرآن پاک کے ساتھ ادب و احترام کا معاملہ کرے ۔ اور قرآن پڑھتے وقت اس بات کا اپنے ذہن میں استحضار کرے کہ اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہا ہوں۔

سات دنوں میں تلاوت قرآن مکمل :-

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تلاوت قرآن کی ترتیب:-

ہفتہ میں ایک قرآن ختم کرتے اس طور پر کہ روزانہ ایک منزل پڑھتے ۔ تفصیل اس طرح مروی ہے کہ شبِ جمعہ کو شروع سے لیکر سورۂ مائدہ کے آخر تک پڑھتے اور اتوار کی رات کو سورۂ یوسف سے سوریم مریم تک پڑھتے اور پیر کی رات کو سورۂ طٰہٰ سے سورۂ قصص تک پڑھتے ۔ اور منگل کی رات کو سورۂ عنکبوت سے سورۂ صاد

تک پڑھتے اور چہارشنبہ کی رات کو سورۂ زمر سے سورۂ رحمٰن تک پڑھتے اور جمعرات کی رات سورۂ واقعہ سے آخرِ قرآن تک پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہفتہ میں ایک قرآن مجید کی تکمیل فرماتے اور ان کی سورتوں کی تلاوت کی ترتیب کچھ الگ تھی۔

پہلا دن، سورۂ فاتحہ سے۔ دوسرا دن سورۂ مائدہ سے

تیسرا دن، سورۂ یونس سے۔ چوتھا دن بنی اسرائیل سے

پانچواں دن، سورۂ شعراء سے چھٹا دن والصافات سے

ساتواں دن سورۂ ق سے لے کر آخر تک۔

اور بھی صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے ہفتہ میں سات منزلوں والی ترتیب میں قرآن مجید مکمل کرنے کی روایتیں ملی ہیں۔ قرآن سے ذوق رکھنے والے فرصت والے ساتھی اور بالخصوص حفاظ اس کی طرف توجہ دیں۔

.... حکمِ تلاوت وعبادت

ان ربک یعلم انک تقوم ادنی من ثلثی الیل ونصفہٗ وثلثہٗ وطائفۃٌ من الذین معک واللّٰہ یقدر الیل والنہار علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرء وا ماتیسر من القراٰن علم ان سیکون منکم مرضی واٰخرون یقاتلون فی سبیل اللّٰہ فاقرءُ ا ماتیسر منہ واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزّکوٰۃ وقرضوا اللّٰہ قرضاً حسنا وماتقدّموا لِاَنفسکم من خیر تجدوہُ عنداللّٰہ ھو خیرًاوَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہ انَّ اللّٰہ غفور الرحیم.

آپ کے رب کو معلوم ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھی بندگی کے لئے کھڑے ہوتے ہیں دوتہائی رات میں اور کبھی آدھی رات کو اور کبھی تہائی رات کو' اللہ نے رات اور دن کے صحیح اندازے کرر کھے ہیں ۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم رات کو قیام کرنا ہروقت نباہ نہ سکو گے اس نے تم پر توجہ فرمائی ۔ اب قرآن میں سے جتنا آسانی سے ہوسکے پڑھ لیا کرو۔ اور اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں سے بہت سے بیمار ہوں گے اور تم میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں جو روزی کی تلاش میں اللہ کا فضل ڈھونڈنے کے لئے زمین میں سفر کریں گے اور بہت سے لوگ اللہ کی راہ میں لڑنے کے لئے بھی چل پڑیں گے۔تو جتنا ہوسکے قرآن پڑھ لیا کرو اور نماز کو برابر قائم رکھو اور زکواۃ دیتے رہو اور اللہ سے کل آخرت کے دن میں پانے کے لئے قرضہ حسنہ دیتے جاؤ اور جو نیک عمل اپنے لئے آگے بھیجو گے اس سے بہتر حال میں اللہ کے یہاں پالو گے وہ بہت بہتر بھی ہوگا اور اجر کے لحاظ سے بہت بڑا بدلہ پاؤ گے ۔ اللہ سے مغفرت کی درخواست کرتے رہو بے شک اللہ غفور ہے رحیم ہے۔

قرآن کے تعلق سے حکمِ حق :-

قل یفضل اللہ وبرحمتہٖ فبذالک فلیفرحوا. ھو خیر مما یجمعون

اے نبی ﷺ ! کہیئے کہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیئے یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔

اللہ نے انسانوں کو بے شمار نعمتوں سے سرفراز فرمایا مگر یہ قرآن ان خاص الخاص نعمتوں میں سے ہے جس پر خوش ہونے اور دنیا کی ساری چیزوں کے مقابلے

میں عالی شان ہونے کو بتا کر اس کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

اسی طرح سورہ مائدہ میں ایک جگہ آنخضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا

یا ایھا الرسول بلغ ماانزل الیک من ربک .

اے پیغمبر ﷺ منجانب پروردگار عالم آپ پر جو بھی کلام اتارا گیا اس کو لوگوں تک پہنچا دیجئے۔

اس آیت مذکورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فریضۂ رسالت کا ذکر کیا گیا ساتھ ہی ساتھ وہ منزل من اللہ کلام قرآن ہے۔

وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ ما منہ ذالک بانھم قوم لا یعلمون اگر مشرکین میں سے کوئی شخص پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہے تو اسے پناہ دیجئے تاکہ اللہ کا کلام سننے کی غرض سے آنے والے قرآن کو سن لے پھر اسے اس کے مامن تک پہنچا دیجئے یہ اس لئے چاہئے کہ وہ نہیں جانتے اس سے کلام اور قرآن سنانے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

تعلق بالقرآن تعلق باللہ ہے :-

حق تعالٰی قرآن کریم کے الفاظ نازل فرمائے ان الفاظ میں وہ کمالات چھپے ہوئے ہیں جو بولنے والے کے اندر تھے وہ کمالات الفاظ کے ذریعہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اسلئے بیچ میں لفظوں کو لانا ضروری ہے اور ان ہی الفاظ کے ذریعہ ان کمالات کو بندوں تک پہنچایا ہے اور انکے دل میں اتارا ہے۔ ان کمالات کو اپنے دل میں حاصل کرنے کی نیت سے آپ تلاوت کریں گے اور دھیان دیں گے کہ میرے دل میں یہ کمالات

کس طرح اتر رہے ہیں تو پھر وہی شان ہوگی اسی کو حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے۔

تبرک بالقرآن فانه کلام الله وحرج منه یعنی برکت حاصل کرو اس قرآن سے یہ اللہ کا کلام ہے اور اس کے اندر سے نکلا ہے۔ اس کا حاصل یہ کہتا ہے کہ جس نے کلام اللہ سے پورا علاقہ قائم کرلیا اس نے اللہ کے باطن سے علاقہ قائم کرلیا ہے اور جب وہ باطن سامنے آئے گا تو اس وقت معلوم ہوجائے گکہ بندہ حق تعالیٰ کے باطن اور کمالات سے جڑ چکا ہے۔

اللہ کی رسی یعنی قرآن کو تھامو :-

اور حق تعالیٰ نے کہا واعتصموا بحبل اللّٰه جمیعا ۔ یعنی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔

بحبل اللّٰه الممدود یہ لٹکائی ہوئی رسی ہے جو عرش سے لٹکائی گئی ہے اور زمین پر آئی ہوئی ہے۔

اب ظاہر بات ہے کہ رسی کوئی سن کی بٹی ہوئی تو ہے نہیں اور ریشم کی نہیں کہ اسکو ہاتھ سے تھاما جاسکے۔ یہ تو علوم و کمالات کی رسی ہے جس کے تھامنے کے معنیٰ ہیں دل سے ایمان لاکر اسے دل میں جمائے یہ ہاتھ میں پکڑنے کی چیز نہیں بلکہ دل سے پکڑنے کی چیز ہے جس نے اس رسی کو دل کے ہاتھوں سے تھام لیا وہ بھی کھنچ کر اللہ کے باطن تک پہنچ جائے گا یعنی اس کے ساتھ مربوط ہوجائے گا۔

رخت آمیز لب ولہجہ میں پڑھنے کا حکم :-

یہ بھی ایک خلافت خداوندی ہے یہ الفاظ اور لب ولہجہ کی خلافت ہے جو نبی

کریم ﷺ سے چلی ہے ۔ قرّاء اور مجوّدین اسی لب ولہجہ کی حفاظت کی کوشش کی ہے۔ نوعیت ایک رہتی ہے گو شخصی طور پر کچھ فرق واقع ہوتا ہے ۔ اسی واسطے قرآن کے بارے میں فرمایا گیا ۔ من لم یتغن بالقرآن فلیس منا یعنی جو قرآن کریم کے ساتھ تغنی نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ۔

مگر تغنی کے معنی یہاں موسیقی کے نہیں ہیں گانے بجانے کے طرز پر پڑھنے کے متعلق دھمکی دی گئی ہے ۔ اگر کوئی قرآن کو مزامیر کی صورت سے پڑھے تو اسے عذاب کی دھمکی دی گئی ہے تو قرآن کا غنا الگ ہے گانے بجانے کا غنا الگ ہے ۔ قرآن کریم کی تغنی کی یہ تفسیر کی گئی ہے اتنے درد آمیز لہجہ کے ساتھ پڑھے کہ قرآن کی کیفیات ایک قلب سے دوسرے قلب میں پہنچنے لگیں تو وہ ایک خاص درد ایک خاص لب ولہجہ ہے ۔ قرّاء اور مجودین اسی کو اختیار کرتے ہیں ۔ چنانچہ جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو واقعہ یہ ہے کہ دنیا کی سینکڑوں قسم کی موسیقیاں ہیں ہر ملک کی موسیقی الگ ہے لیکن قرآن کا غنا وہ ہے جو کہ کسی موسیقی پر منطبق نہیں اور کسی موسیقی میں وہ تاثیر نہیں جو اس میں تاثیر ہے اگر صحیح معنیٰ میں کوئی پڑھنے والا موجود ہو تو اس سے دل کھنچتے ہیں۔

قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنے کا حکم :-

زینو القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا .

یعنی قرآن کریم کو خوش آوازی کے ساتھ پڑھو اس سے قرآن کا حسن بڑھ جاتا ہے تو خوش آوازی میں اوپر والوں کی تقلید کرنی پڑے گی جس انداز کی خوش

آوازی صحابہؓ سے چلی آرہی ہے اور تابعینؒ سے چلی آرہی ہے اور سلسلہ بہ سلسلہ پہنچی ہے اسی کے ساتھ حسن صوت اختیار کرو تو قرآن کریم کی آواز اور لب ولہجہ اور طرز ادا تک محفوظ کیا گیا اور وہ قراء و مجودین مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے یہ خلافت خداوندی سنبھالی تو ایک خلافت علمی ہے ایک خلافت اخلاقی ہے۔ ایک خلافت عمل ہے۔ اور یہ خلافت صوتی ہے کہ آواز کے لحاظ سے بھی دنیا میں اللہ کے خلیفہ موجود ہیں کہ اس کے کلام کو اسی انداز سے پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

افضل العبادات :-

امام بیہقیؒ نے ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے تمام عبادات میں افضل قرآن مجید کا پڑھنا ہے۔

چند سادہ اور ضروری آدابِ تلاوت :-

ان چند آداب کا لحاظ رکھا جائے گا تو بہت سے آداب کی خود بخود رعایت ہوجائے گی۔

باوضو، پاک کپڑا، پاک جگہ رہے، صاف صاف پڑھے، قبلہ رو اور معطر رہے تو بہتر ہے۔ دل لگا کر پڑھے، دل بالکل نہ لگے تو اس وقت موقوف کردے پھر جب دل حاضر ہو تو پھر پڑھے۔ دل لگنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ یہ سمجھے کہ اللہ کے حکم سے اللہ ہی کے سامنے سنا رہا ہوں۔

افسوس کہ ہم میں کی اکثریت قرآن سے بے توجہ ہوگئی ہے بعض پڑھنے پڑھانے ہی کو نعوذ باللہ بے کار سمجھتے ہیں۔ بعض یوں تو پڑھ لیتے ہیں یاد رکھنے کی فکر

نہیں اور بعض پڑھتے ہیں تو تصحیح کا خیال نہیں۔اگر کسی نے تصحیح کرلی تو فہم معانی کی طرف التفات نہیں اگر کوئی ترجمہ وتفسیر بھی پڑھ لیتے ہیں تو وہ بھی تدبر وتفکر سے کوئی علاقہ نہیں اور اگر اس مرحلہ کو بھی طئے کرلیا تو عمل کا خیال نہیں اور اگر کسی درجہ میں انفرادی طور پر کسی کو عمل کی توفیق بھی ہوگئی تو نہ اسے دعوت الی اللہ کی فکر ہے نہ اجتماعیت کی ۔ غرض ہر لحاظ سے زندگی کے بے شمار شعبوں میں قرآن مجید کے بارے میں فکری وعملی کوتاہیاں پائی جاتی ہیں اللہ ہی ہماری اس کوتاہی کو معاف فرمائے اور ہمیں صحیح فکر وعمل کی توفیق بالخصوص قرآن سے تعلق خاص بخشے ۔حکیم الامتؒ کی کتابوں سے مستفاد یہ جملہ قرآن کی طرف متوجہ کرانے کے لئے وافی ہیں اور حکیم الاسلامؒ کی کتابوں سے استفادہ کے لئے کافی ہیں اور طالبین کے لئے شافی ہیں۔

قرآن خیر ہی خیر ہے :-

حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب علیہ الرحمۃ کے ارشاد کے بموجب قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ امت خیر امت ہے ۔ اس آخری امت کے لئے جو پیغمبر بھیجے گئے وہ خیر البشر ہیں۔ اور کتاب الٰہی کو اصدق الحدیث اور خیر الحدیث فرمایا۔

تو اس امت کے لئے جو چیز لازم کی گئی اور اس کو سراپا صدق و خیر بتایا گیا وہ خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ سے بالکل واضح ہے ۔اور اپنے اور صحابہؓ اور تابعین، تبع تابعین کے تین زمروں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر القرآون فرمایا ہے ۔ بہر حال خیر کے سارے امور باعتبار فکر وعمل اور بہ اعتبار عقائد و اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مربوط ہوجاتے ہیں اور پھر خیر کے سارے خزانوں

کے مالک اللہ سے خیر کو حاصل کرنے کے لئے اللہ کی ذات اوراس کے کلام سے فیض اٹھانا چاہیئے جس کا طریقہ مہبط وحی اور مہبط کلام الٰہی اور مہبط قرآن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق پیدا کر کے ہمہ جہتی خیر حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اللہ ہی اپنے کرم سے حدود کو سمجھنے اور ادب و محبت کے ساتھ صحیح ڈھنگ سے استفادہ کی توفیق دے۔ اسی لئے فرمایا قرآن خیر الکتب' تو اس کے ساتھ مبعوث ہونے والی شخصیت خیر البشر' اس شخصیت کے شاگرد خیر الناس' اس خیر درخیر کے اندر قرآن کا نزول زمانہ خیر' مکان خیر' ذات اقدس کا خیر' شاگردوں کی خیر جب سارے خیر جمع ہوگئے تو خیرالکتب کا نزول ہوا۔

قرآن قانونِ ہدایت :-

ہدایت کے لئے اللہ نے ایک قانون رکھا اور قانون کے ساتھ اللہ نے ایک شخصیت رکھی تا کہ اس قانون کے مطالب اور مراداتِ خداوندی سمجھائیں قرآن قانونِ حق بن کر آیا اور حضور ﷺ کی ذات برکات معلم بن کر آئی چنانچہ آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا۔ انما بعثتُ معلما.

حدیث میں ہے کہ مسجد نبوی ﷺ میں دو جماعتیں بیٹھی ہوئی تھیں ایک جماعت تسبیح وتعلیل میں مصروف تھی اور ایک جماعت علمی مسائل کا تذکرہ کررہی تھی کہ یہ چیز جائز ہے یہ چیز ناجائز یہ حلال یہ حرام' آپ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا کلا کُما علٰی خیر کہ دونوں جماعتیں حق پر ہیں۔ جو عبادت و زہد میں مصروف ہے وہ بھی خیر پر ہے اور جو علمی مسائل میں مصروف ہے وہ بھی خیر پر ہے۔ مگر فرمایا انما بعث

معلما یعنی میں تو دنیا میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں ۔ یہ فرما کر اس جماعت میں بیٹھ گئے جہاں مسئلہ مسائل کا تذکرہ ہو رہا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری حیثیت معلم کی ہے تا کہ دنیا کو علم سے آشنا کروں اور دنیا میں علم کی روشنی پھیلاؤں تا کہ جہالت ختم ہو تو ایک طرف ذاتِ اقدس آئی اور ایک طرف قرآن کریم آیا۔

قرآن مُصدِّق اور مصدَّق ہے :-

وما کان ھذا القرآنُ اَنْ یُّفتریٰ من دُونِ اللّٰہِ ولٰکن تصدیق الّذی بین یَدَیْہ وتفصیل الکتاب لاریب فیہ من رَّبِّ الْعٰلَمِیْنْ .

اور یہ قرآن غیر اللہ کا افتراء کیا ہوا نہیں ہے کہ ان سے صدور ہوا ہو بلکہ یہ تو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے قبل نازل ہو چکی ہیں ۔ اور کتاب یعنی احکام ضروریہ الٰہیہ کی تفصیل بیان کرنے والا ہے ۔ اور اس میں کوئی بات شک و شبہ کی نہں ے ہے کہ وہ رب العٰلمین کی طرف سے نازل ہوا ہے (سورہ یونس)۔ اس قرآن کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم قرآنی ہے ۔ ارشاد فرمایا واعتصموا بحبل اللّٰہ جمعیا یعنی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور حدیث میں آیا القرآن حبل اللہ ۔ معلوم ہوا قرآن اللہ کی رسی ہے جو زمین پر اتاری گئی ہے اسے مجموعی طور پر مضبوطی سے تھامے رہو کیونکہ یہ رسی قیامت کے دن کھینچی جائے گی تو اس کو تھامنے والے بھی اسی کے ساتھ کھنچے آئیں گے ۔ اور جہاں قرآن پہنچے گا وہیں اس سے چمٹے رہنے والے باطن حق سے وابستہ ہو جائیں گے ۔ قرآن پڑھنے اور درجات پر چڑھنے کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تعبیر یہ ہے کہ باطن قرآن جنت اور اس کے درجات ہیں۔

یہاں آپ کو جو آیات الفاظ کی صورت میں نظر آتی ہیں جنت میں یہی آیات باغ و بہار کی شکل میں ڈھل جائیں گی۔

قرآن، قرآن ہے اور حدیث بیانِ قرآن ہے :-

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا :

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم

ہم نے یہ ذکر یعنی قرآن مجید آپ ﷺ پر اس لئے نازل کیا ہے کہ تاکہ آپ واضح اور کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کریں۔

اللہ نے ایک متن اتارا جس کا نام قرآن ہے اور اس متن کی ایک شرح اتاری جس کا نام حدیث ہے اس کی تاکید لفظ بیان سے کی اور اس کے سلسلہ میں خود ذمہ داری لی۔ **ثم ان علینا بیانہ** کہ بیان کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے۔ نبی ﷺ پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو وہ اپنی جامعیت کے لحاظ سے کئی معنوں میں ڈھل سکتی تھی مگر آپ ﷺ نے کبھی اس طرح نہیں فرمایا کہ اس آیت کے ایک معنیٰ یہ ہوسکتے ہیں ایک یہ ہوسکتے ہیں اور زمانہ کے مطابق فلاں معنیٰ ہیں لہذا یہ معنیٰ مراد ہیں۔ اس آیت کی مراد بھی اللہ تعالیٰ ہی آپ ﷺ کے قلب پر القاء فرماتے مراد ربّانی روایت و نقل سے حاصل ہوسکتی ہے عقل سے حاصل نہیں ہوتی۔ مراد کے دائرے میں رہ کر آپ عقل لڑائیں گے تو حکمتیں کھلیں گی اور وہ حکمت قرآن کہلائے گی لیکن خود مراد کو عقل سے متعین نہیں کیا جاسکتا۔ مراد اللہ تعالیٰ ہی بیان فرمائے گا لہذا الفاظ جب آچکے ہیں تو اس کے معانی بیان ہوتے ہیں اس لئے بیان معانی پر صادق آتا ہے۔

الفاظ بیان نہیں کہلاتے وہ تلاوت کیئے جاتے ہیں۔ پڑھے جاتے ہیں قرآن کے جو الفاظ آچکے ہیں اور ان کے جو معانی اور مرادات ربّانی ہیں ان کو بیان کردینے کا نام تبیین ہے یعنی واضح کردینا۔ تبیین للناس سے معلوم ہوا کہ حدیث بیان قران ہے۔

توضیح قرآنی مزاج انسانی :-

ولقد صرفنا فی هذا القرآن من کل مثل وکان الانسان اکثر شئی جدلا

یعنی بہت سی باتوں میں جھگڑے بحث کرنا انسان کی عادت ہے اسی لئے ہم نے اس قرآن میں انسان کے لئے ہر قسم کی مثال کھول کھول کرکئی طرح سے بیان فرمادی۔

چند مقاصد نزول قرآن :-

☆ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزّل الیهم ولعلّهم یتفکرون

اور ہم نے آپ کی طرف الذکر اتارا تاکہ آپ لوگوں کے لئے اللہ کی ہدایات کو واضح کردیں شاید کہ وہ لوگ خود غور وفکر کریں۔

☆ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء وهدی ورحمة وبشری للمسلمین .(نحل)

☆ کتاب انزلنٰهُ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور بأذن ربهم الٰی صراط العزیز الحمید .(ابراهیم)

☆ انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللّٰہ ولا تکن للخائنین خصیما(سورہ نساء)

یقیناً ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل فرمادی حق کی بنیاد پر تاکہ انسانوں

کے درمیان آپ فیصلہ کر سکیں اس انصاف پر جو اللہ نے آپ ﷺ کو بتایا ہے اور تم دغابازوں کی وکالت نہ کرنا۔

قرآن اللہ تک پہنچنے کا طاقتور ذریعہ :-

قرآن حکیم کا شغل ایک مبارک شغل ہے اللہ کی کتاب سے واسطہ رہے گا تو اس کے ذریعہ اللہ سے بھی واسطہ رہے گا قرآن نازل ہی اس لئے کیا گیا کہ اس کے ذریعہ لوگ اللہ تک پہنچ جائیں اور اس میں کوئی شک نہیں اس راستے سے کروڑوں بندگان خدا' خدا تک پہنچ بھی گئے کسی کو نجات عطا ہوئی اور کوئی اس کے ذریعہ درجات پر فائز ہوا جس کا قرآن مجید سے جتنا گہرا واسطہ اور رابطہ رہا ہے اسی قدر بلندئ درجات حاصل ہوتی رہی۔

حدیث شریف میں ہے کہ قرآن کریم جب اللہ کے سامنے مجسم شکل میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے آج میں تیری وجہ سے کتنوں کو بلند درجات پر فائز کرتا ہوں اور کتنوں کو پستی اور گہرائی میں ڈالتا ہوں جو تجھ پر عمل کرتے تھے تیرے علم میں مشغول تھے ان کے لئے بلندئ درجات اور بہترین جزا ہے اور جو تجھ سے اعراض کرتے اور بھاگتے بھاگتے پھرتے تھے نہ انہوں نے تجھے پڑھا نہ تیرے پیغامات پر عمل کیا وہ آج پست و ذلیل ہوں گے اس گریز کی سزا پائیں گے اور ذلت و رسوائی میں مبتلا ہوں گے قرآن کا پڑھنا پڑھانا خود سراپا خیر ہے اس مجلس کو تماشائی کی حیثیت سے دیکھنے والا بھی انشاء اللہ خیر سے محروم نہیں رہے گا چاہے وہاں وہ تعلیم و تعلم کی غرض سے نہ بھی آیا ہو۔ یہ اتنی وسیع رحمت ہے کہ آس پاس والے بھی

اس احاطہ میں شامل ہوجاتے ہیں کتنے مبارک ہیں وہ لوگ جو قرآن کی تعلیم دینے اور اس کو اللہ کے بندوں تک پہنچانے میں شب وروز منہمک و مشغول ہیں اور کتنے خوش بخت ہیں وہ طالب علم جو کلام اللہ پڑھنے اور سیکھنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

علم اللہ کی صفت بھی ! قرآن معجزہ بھی ! :-

علم اللہ کی صفت ہے ۔ بندہ کی صفت نہیں اس علم کو پھیلانا گویا بندہ کو خدا سے وابستہ کرنا ہے چونکہ آپ تعلیم دینے کے لئے تشریف لائے تو سب سے بڑی نبوت آپ ﷺ کی، تو سب سے بڑی تعلیم بھی آپ ﷺ کی ۔ اسی واسطے آپ ﷺ کو معجزہ بھی علمی دیا گیا یعنی ہزاروں معجزے آپ کو عملی ملے لیکن سب سے بڑا معجزہ آپ ﷺ کا قرآن کریم ہے جو علمی معجزہ ہے علمی معجزے نے سب کو تھکا دیا عاجز کردیا کہ کوئی اس کی نظیر لاسکے ۔

قرآن نے چیلنج بھی کیئے :-

قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یأتو بمثل ھذا القرآن لا بمثلهِ ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا .

مخلوق بہر حال مخلوق ہے وہ خالق کا مقابلہ کیا کرسکتی ہے اور تنزل کر کے فرمایا سارے قرآن کی نظیر نہیں تو کم سے کم دس سورتیں ہی بنالائیں ۔

ام یقولون افتراه قل فأتوا بعشر سورة مثله مفتريٰت وادعوا من استطعتم من دون الله ان كنتم صٰدقين .

پھر اور تنزل کیا فأتو بسورة من مثله یعنی اس جیسی ایک ہی سورۃ بنالاؤ

قرآن جیسی ہو اسلوب بیان بھی وہو ہو فصاحت و بلاغت بھی اعجازی ہو اس میں علوم بھی اتنے ہی بھرے ہوئے ہوں اس میں لطائف وحکم بھی بھر پور ہوں تو اس جیسی ایک سورت بنالاؤ اور اس میں بھی یہ قید نہیں لگائی کہ سورہ بقرہ یا سورہ کوثر جو ایک سطر سے بھی کم میں آجاتی ہے۔ اور پھر تنزل کیا فلیا تو بحدیث مثلہ ان کانوا صادقین مگر نہیں لاسکے تو آپ کا تو سب سے بڑا معجزہ علمی قرآن ہے۔ مختلف انبیاء کرام کو مختلف عملی معجزات دیئے گئے اور حضور اکرم ﷺ کو ایسے علمی معجزات سیکڑوں دیئے گئے مگر سب سے بڑا معجزہ علمی دیا گیا اور وہ قرآن ہے اور اس کا اثر کیا ہے؟

یہ قاعدہ کی بات ہے جب دنیا سے کوئی عامل رخصت ہوتا ہے تو اس کا عمل بھی رخصت ہوجاتا ہے عمل باقی نہیں رہتا۔ جب عامل گیا تو عمل بھی گیا لیکن اگر عالم دنیا سے رخصت ہوجائے تو علم رخصت نہیں ہوتا وہ باقی رہتا ہے تو معجزہ درحقیقت نبوت کی دلیل ہے تو انبیاء سابقین کے معجزات عملی تھے جب وہ دنیا سے تشریف لے گئے تو ان کے معجزات بھی گئے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو معجزہ دیا گیا آپ تشریف لے گئے مگر وہ دلیل نبوت آج تک موجود ہے۔

تنبیہات :-

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا اھل القرآن لا تتوسہ والقرآن واتلوہ من تلاوتہ من آناء اللیل والنہار وافشوہ وتغنّوہ وتدبّروا مافیہ لعلکم تفلحون ولا تعجلوا ثوابہٗ فانّ لہٗ ثواباً (مشکواۃ)

حضور ﷺ نے فرمایا اے قرآن کا علم رکھنے والو اس کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ

اس سے غفلت نہ برتو۔ اس کی تلاوت کا جو حق ہے اسی طرح دن میں رات میں اس کی تلاوت کرتے رہو اور اس کے الفاظ و معانی اور احکام کو پھیلاؤ اور اسے اچھی آواز کے ساتھ پڑھو اور اس کے مضامین میں غور و فکر کرتے رہو اور دنیا میں اسکا اجر نہ چاہو تو آخرت میں اس کا ثواب بے انتہا ہے۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

ان الذی لیس فی جوفه شیئی من القرآن کالبیت الخرب (ترمذی)

یعنی جس شخص کے سینہ میں قرآن کا کوئی حصہ محفوظ نہ ہو وہ ویران گھر کے مانند ہے یعنی ویران گھر کی طرح ہے۔

حضور ﷺ کا یہ ارشاد گرامی انتہائی معنیٰ خیز ہے ہر مکان کی رونق مکین سے ہوتی ہے کتنا ہی حسین اور سامانوں سے بھرا پڑا مکان ہو مگر وہ انسانی آبادی سے خالی ہو تو پھر ساری خوبصورتی کے باوجود وہ ویرانہ محسوس ہوگا یہی حال قلب مومن کا ہے یہ خدا کا گھر ہے اور اس کی آبادی اس کی یاد ہے اور خدا کی یاد بندہ جس طرح چاہے کرے مگر اس سے بڑی اس کی یاد کیا ہوسکتی ہے کہ پاکیزہ کلام کی تلاوت کی جائے اس کو سمجھا جائے اور زبان سے اس کی تلاوت اتنی کی جائے کہ قلب و دماغ میں اس کا ایک ایک حرف نقش ہوجائے۔ ورنہ ہم اس خانہ خدا کو ویران کرنے کے مجرم ٹھہریں گے۔

یسرنا القرآن کا مفہوم !   :-

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدّکر

اور ہم نے آسان کردیا قرآن سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا۔

ذکر کے معنی یاد کرنے اور حفظ کرنے کے آتے ہیں اور کسی کلام سے نصیحت وعبرت حاصل کرنے کے بھی ۔ یہ دونوں معنی یہاں (آیت مذکورہ) میں مراد ہو سکتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے قرآن کریم کو حفظ کرنے کے لئے آسان کردیا ۔ یہ بات اس سے پہلے کسی کتاب کو حاصل نہیں ہوئی کہ پوری کتاب، تورات، انجیل، زبور لوگوں کو برزبان یاد ہو اور یہ حق تعالیٰ ہی کی تیسیر اور آسانی کا اثر ہے کہ مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے بچے پورے قرآن کو ایسا حفظ کرلیتے ہیں کہ ایک زیر زبر کا فرق نہیں آتا ۔ چودہ سو برس سے ہر زمانے، ہر طبقے، ہر خطے میں ہزاروں لاکھوں حافظوں کے سینوں میں یہ اللہ کی کتاب محفوظ ہے ۔

اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ قرآن کریم نے اپنے مضامین عبرت و نصیحت کو ایسا آسان کر کے بیان کیا ہے جس طرح بڑے سے بڑا عالم و ماہر، فلسفی و حکیم اس سے فائدہ اٹھاتا ہے ۔ اسی طرح ہر عامی جاہل جس کو علوم سے کوئی مناسبت نہ ہو وہ بھی عبرت و نصیحت کے مضامین قرآنی کو سمجھ کر وہ اس سے متاثر ہوتا ہے ۔

حفظ کرنے اور نصیحت کیلئے قرآن کو آسان کیا گیا ہے نہ کہ اجتہاد و استنباطِ احکام کے لئے

اس آیت میں یسرنا کے ساتھ للذکر کی قید لگا کر یہ بھی بتلادیا گیا ہے کہ قرآن کو حفظ کرنے اور اس کے مضامین سے عبرت و نصیحت کرنے کی حد تک اس کو آسان کردیا گیا ہے جس سے ہر عالم و جاہل، چھوٹا اور بڑا یکساں فائدہ اٹھا سکتا ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قرآن کریم سے مسائل اور احکام کا استنباط بھی ایسا ہی

آسان ہو وہ اپنی جگہ ایک مستقل اور مشکل فن ہے جس میں عمریں صرف کرنے والے علماء راسخین کو ہی حصہ ملتا ہے ہر ایک کا وہ میدان نہیں ۔

اس سے ان لوگوں کی غلطی واضح ہوگئی جو قرآن کریم کے اس جملے کا سہارا لے کر قرآن کی مکمل تعلیم کے اس اصول و قواعد سے حاصل کئے بغیر مجتہد بننا اور اپنی رائے سے احکام و مسائل کا استخراج کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کھلی گمراہی کا راستہ ہے۔

(معارف القرآن)

ثواب تلاوت اور محافظ حقیقی ؟ :-

جو شخص قرآن شریف پڑھتا یا سنتا ہے اس کے نامہ اعمال میں ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹادیئے جاتے ہیں اور دس درجے بڑھادیئے جاتے ہیں ۔ معنٰی سمجھ کر پڑھنے کی صورت میں ان کا ثواب ڈبل ہوجاتا ہے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہؓ قرآن سیکھو اور سکھاؤ قرآن پڑھتے ' سنتے اور سناتے رہو تو فرشتے تمہاری قبر کی زیارت کو ایسے آئیں گے جیسے لوگ کعبہ کی زیارت کو آتے ہیں۔کعبہ کی حفاظت ابابیل پرندوں سے کرائی اور قرآن کی حفاظت خود رب جلیل فرماتے ہیں۔انا لہ لحافظون ۔

جب بندہ قرآن پڑھنا چاہتا ہے تو شیطان ایڑی چوٹی کا زور لگادیتا ہے تاکہ قرآن پڑھ نہ سکے اس لئے کہ **بسم اللہ** کہتے ہی ذکر الٰہی کا ' **الحمد للہ** کہتے ہی شکر کا ' **الرحمٰن الرحیم** کہتے ہی امید کا ' **مالک یوم الدین** کہتے ہی خوف کا اور **ایاک نعبد و ایاک نستعین** کہتے ہی اخلاص کا ' **اھدنا** سے دعا کا **صراط الذین**

انعمت علیھم سے پاک اور مقدس ارواح کی پیروی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

زندگی میں اور مرنے کے بعد کام آنے والا ؟ :-

حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ جب تم رات کی نماز کے لئے اٹھو تو قرآن جہر کے ساتھ پڑھا کرو جہری قرأت سے شیاطین اور برے جنات بھاگ جاتے ہیں اور ہوا کے فرشتے اور گھر کے فرشتے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھتے ہیں اور اس کی قرأت سنتے ہیں۔ وفات کے بعد غسل کے وقت قرآن اس کے سرہانے آکر کھڑا ہو جاتا ہے اور غسل سے فراغت کے بعد میت کے سینے اور کفن کے درمیان آجاتا ہے۔ منکر نکیر کہتے ہیں ہمارے آگے سے ہٹ جا ہمیں میت سے سوال و جواب کرنے دے۔ قرآن کہتا ہے میں اس سے ہرگز جدا نہ ہوں گا جب تک اسے جنت میں نہ لے جاؤں اس کے بعد قرآن میت سے سوال کرتا ہے تم مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں؟ میت کہتی ہے نہیں۔ قرآن جواب دیتا ہے میں قرآن ہوں۔ میری وجہ سے راتوں کو جاگا کرتا تھا اب میں تیرے کام آنے والا سچا دوست ہوں منکر نکیر سوال و جواب کر کے چلے جاتے ہیں اور قرآن خدا کے پاس جا کر فرش چادر وغیرہ طلب کرتا ہے خدائے تعالیٰ فرش چادر، نورانی قندیل اور جنت کی خوشبوؤں کو حکم دیتا ہے کہ آسمان دنیا کے ایک ہزار فرشتے اس سامان جنت کو لے کر آجاتے ہیں۔ میت کے نیچے فرش بچھایا جاتا ہے اوڑھنے کی چادر دے دی جاتی ہے اور روشنی کے لئے نورانی قندیل لٹکا دی جاتی ہے پھر اس کو فرشتے اٹھا کر آسمان پر لے جاتے ہیں اس کے بعد قرآن اس کی قبر کو وسیع و عریض کر دیتا ہے۔

نزولِ رحمتِ الٰہیہ :-

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں جس گھر میں ہمیشہ قرآن کی تلاوت ہوتی ہے اس گھر کی چھت پر نور کا خیمہ قائم ہوتا ہے اوراس خیمہ کو پہچان کر ملائکہ نازل ہوتے ہیں ۔ قرآن سنتے ہیں ۔ پڑھنے والا مرجانے کے بعد وہ ڈیرہ اٹھ جاتا ہے ۔ فرشتے جمع ہوکر متوفی کی مغفرت اور بخشش کی دعا کرتے ہیں اور قرآن اپنی روحانی صورت میں اپنے قرآن پڑھنے والے کے ساتھ قبر میں جاتا ہے جب نکیرین سوال کے لئے زندہ کرتے ہیں اور اپنی ڈراؤنی صورت اور مشعل سی آنکھیں دکھانا اور بادل جیسی گرج کی آواز سنانا چاہتے ہیں تو قرآن سامنے کھڑا ہوکر نکیرین کی مہیب صورت دیکھنے سے بچاتا ہے جب نکیرین اس کو درمیان سے ہٹنے کے لئے کہتے ہیں تو قرآن کہتا ہے کہ میرا یہاں سے ہٹنا ناممکن ہے جب متوفی نے مجھے عمر بھر نہیں چھوڑا تو میں ایسے وقت اسے کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ تمہیں جو حکم ہے پورا کرو میں اس کو آج جنت میں پہنچائے بغیر نہ جاؤں گا۔

جب نکیرین سوال کرتے ہیں تو قرآن مردے سے کہتا ہے بس یہ آخری سختی تھی جو تجھے پیش آئی نکیرین بعد سوال رخصت ہوجاتے ہیں قرآن اس وقت قبر سے نکل کر آسمان پر پہنچتا ہے اور اللہ سے درخواست کرتا ہے تو ریشمی لباس، قرآن کے ساتھ فرشتے قبر میں آتے ہیں اور متوفی کو نہایت آہستہ اٹھا کر جنت کا نرم بچھونا جس میں سرمہ کی طرح خالص مشک بھرا ہوتا ہے پہناتے ہیں ۔ پھرایک ریشمی تکیہ سرہانے اور دوسرا پاؤں کے نیچے رکھ کر قبلہ کی طرف کروٹ بدلتے ہیں اور نور جنت کے

دو چراغ ایک سرہانے اور ایک پائنتی روشن کرتے ہیں اور جنت کے پھولوں کا گلدستہ ناک کے پاس رکھ کر رخصت ہوجاتے ہیں۔ فرشتوں کے جانے کے بعد چار سو سال کی مسافت تک قبر فراخ اور کشادہ ہوجاتی ہے اور اس کے بعد قرآن کہتا ہے یہ جنت کی کنجی اپنے پاس رکھ اور نہایت آرام سے رہو اس کے بعد ہر صبح شام آکر ایسی خبر گیری کرتا ہے جیسے کہ ماں بچوں کی نگہبانی کرتی ہے۔

نزول قرآن اور قطعی فیصلے :-

سورۂ دخان میں پروردگار عالم نے نزول قرآن کے بارے میں فرمایا انا انزلناہ فی لیلة مبارکة انا کنا منذرین . فیھا یفرق کل امر حکیم . امرا من عندنا انا کنا مرسلین . رحمة من ربک .

ہم نے اس قرآن کو برکت والی رات میں اتارا کیونکہ ہم لوگوں کو ان کے برے اعمال کے انجام سے ڈراتے ہیں یہ اس رات کا ذکر ہے جس میں تمام حکمت کے حکموں کا فیصلہ کیا جائے گا جو ہماری طرف سے ہوتے ہیں اور ہم یقیناً رسول بھیجتے ہیں کہ یہ بھی ہماری طرف سے لوگوں پر ایک مہربانی ہے۔ اس ضمن کی کچھ اور تفصیل ہماری چھوٹی سے کتاب ''دو برکت والی راتیں'' دیکھ لیں۔ ایک ضروری ہدایت تلاوت قرآن کے ضمن میں یاد رکھنا ہے تلاوت قرآن مجید کے وقت رموز و علامات اور حرکات وسکنات پر احتیاط سے عمل کرنا چاہئے۔ قرآن میں اٹھارہ مقامات ایسے ہیں جن میں الف کا نہ پڑھنا ضروری ہے۔

اور قرآن مجید میں بیس مقامات ایسے ہیں کہ ذرا سی بے احتیاطی سے نادانستہ

کلمہ کفر کا ارتکاب ہوجاتا ہے۔ زیر، زبر، پیش میں ردّ و بدل کردینے سے معنٰی کچھ کے کچھ ہوجاتے ہیں اور دانستہ پڑھنے سے گناہ کبیرہ بلکہ کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے مگر لاعلمی میں معاف ہے سیکھنا ضروری ہے۔

قرآن کتاب مبین ہے :-

طسم . تلک آیات الکتاب المبین

طا، سیمٓ، میمٓ . یہ کتاب مبین کی آیتیں ہیں۔

قرآن حکمتوں سے پر ہے :-

یٰسٓ . والقرآنِ الحکیم . انک لمن المرسلین . علیٰ صراط مستقیم . تنزیل العزیز الرحیم. لتنذر قوما ماانذر آباءُ ھم فھم غٰفِلون.

یاسین ۔قسم ہے قرآن کی جو حکمت والا ہے ۔ بے شک آپ ﷺ کا شمار اللہ کے رسولوں میں سے ہے بس آپ ہی سیدھے راستے پر ہو زبردست رحم والے کی طرف سے یہ قرآن نازل کیا گیا ہے تاکہ تم ڈرسناؤ اس قوم کو جن کے باپ دادا اس پیغام سے محروم تھے اور غافل بھی رہے (پ۲۲)

قرآن سراسر نصیحت ہے :-

صٓ . والقرآنِ ذی الذکر .

صاد۔ نصیحتوں سے لبریز قرآن کی قسم ہے۔

قرآن ہدایت اور کامیابی کا ضامن :-

الٓمٓ . تلک آیات الکتاب الحکیم . ھدی ورحمةً للمحسنین الذین یقیمون الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة وھم بالآخرةِ ھم یؤقنون . اولٰئک علٰی ھُدیً من رّبّھم واولٰئک ھم المفلحون(پ ۲۱)

الف ۔ لام ۔میم ۔ یہ آیات ہیں کتاب کی جو دانشمندی سے بھر پور ہے یہ کتاب ہدایت کی راہ بتلاتی ہے اور نیکی کرنے والے کے لئے رحمت ہی رحمت ہے ۔ جو لوگ بھی نماز کو قائم رکھیں گے اور زکواة ادا کرتے رہیں گے اور آخرت پر یقین رکھیں گے وہ اس رحمت کو پالیں گے یہ لوگ اپنے رب کی طرف جانے والی راہ کو پاگئے اور کامیاب ہوگئے ۔

قرآن رحمت ونصیحت ہے :-

اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلٰی علیھم ان فی ذالک لرحمة وذکریٰ لقوم یومنون. (پ ۲۱) یعنی کیا ان لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں کہ جو کتاب آپ ﷺ پر نازل فرمائی اس کی تلاوت ان پر برابر کی جارہی ہے جو قوم ایمان لائے اس کے لئے یقیناً اس میں بڑی رحمت ونصیحت ہے ۔

یہ نصیحت نامہ ہے :-

فاستمسک بالذی اوحی الیک انک علی صراط مستقیم . انّہُ لذکرلّک ولقومک وسوف تسئلون.

پس آپ مضبوطی سے تھام لو اس وحی کو جو ہم نے آپ کی طرف کی ہے بے شک آپ ﷺ ہی سیدھی راہ پر ہو۔ اور بے شک یہ قرآن آپ ﷺ کے لئے اور آپ ﷺ کی قوم کے لئے نصیحت نامہ ہے اور تم سب سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (پ۲۵)۔

ان آیات میں قرآن کا کتاب مبین ہونا ' پرحکمت ہونا ' سراسر نصیحت ہونا ' ہدایت و رحمت ہونا اور بہت سی نصیحتوں پر مشتمل ہے۔ اس کی تلاوت لازم کرلیجئے تاکہ انوار وحی سے صراط مستقیم پر رہ سکیں۔

قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والوں کی چار قسمیں ہیں

عن ابی موسی الاشعری رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول الله صلی اللّٰہ علیه وسلم مثل المومن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجة ریحها طیب وطعمها طیب . و مثل المومن الذی لا یقرأ القرآن کمثل المرة لاریح لها وطعمها طیب . و مثل المنافق الذی یقرأ القرآن مثل الریحان ریحها طیب وطعمها مر ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلة لیس لها ریح وطعمها مرٌّ (بخاری ۔ مسلم)

بخاری اور مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۱) صالح مسلمان کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو مثل نارنگی کے ہے جس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی اچھی۔

(۲) اس نیک مسلمان کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا مثل چھوہارے کے ہے جس میں خوشبو نہیں مگر ذائقہ اچھا ہوتا ہے۔ یعنی باطن اچھا، ظاہر خراب۔

(۳) اس بدعقیدہ مسلمان کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو مثل ایک خوشبودار پھول کے ہے جس کی خوشبو اچھی مگر ذائقہ خراب یعنی باطن خراب، ظاہر اچھا۔

(۴) اور بدعقیدہ کی مثال جو قرآن نہ پڑھتا ہو مثل اندرائن پھل کے ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

صفاتِ قرآنی حدیث کی زبانی :-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک شافع، مشفَّع، ماحل اور مصدّق ہے۔

شافع = شفاعت کرنے والا۔

مشفَّع = جس کی شفاعت قبول کرلی گئی ہو۔

ماحل = جھگڑنے والا یعنی جو تلاوت نہیں کرے گا اور وہ جس سے جھگڑے گا وہ ذلیل و رسوا ہوگا اور جہنم میں جلے گا۔

مصدّق = قرآن پاک اپنے پڑھنے اور عمل کرنے والے کی شفاعت کرے گا اور تصدیق کرے گا اور جسکی وہ شفاعت کرے گا اور تصدیق کرے گا وہ انسان کامیاب ہوگا اور جنت میں جائے گا۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ایک گاؤں کے ایک معمولی آدمی کو قریش کا حاکم بنایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ان کو کیوں عامل و حاکم بنایا گیا تو

عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے ان سے زیادہ کسی کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوش ہوکر فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ واقعی اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ بعض کو بلند اور بعض کو پست کرتا ہے۔

ان حضرات کے پاس علم کے ساتھ عمل مربوط تھا اور تلاوت کے ساتھ عمل نہ کرنے کا کوئی تصور ہی نہ تھا جیسے آج کل علم و عمل میں دوری ہے۔

قرآن سے استفادہ کے مختلف رنگ :-

قرآن اللہ کا دستر خوان ہے جتنا کھاسکتے ہو کھالو کوئی روک ٹوک نہیں۔ قرآن اللہ کی مضبوط رسی ہے اچھی طرح پکڑ لو پھسلنے سے محفوظ رہو گے۔ قرآن نور مبین ہے اس روشنی کو حاصل کرلو ٹھوکروں سے بچ جاؤ گے قرآن میں شفاء ہے اس نسخہ کو استعمال کرلو ہر بیماری سے محفوظ رہو گے۔ قرآن نجات دہندہ ہے۔ تلاوت و عمل کی خوب کوشش کرو جہنم سے بچ جاؤ گے۔ قرآن علم کا خزانہ ہے جتنا چاہو حاصل کرلو یہ خزانہ ختم نہیں ہوگا۔ (روضۃ الصالحین)

دعاء فرشتگان :-

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں بالخصوص صبح کو ختم کرتا ہے تو رات تک اور رات کو ختم کرتا ہے تو صبح تک دعا کرتے رہتے ہیں۔

حق تلاوت کی ایک صورت :-

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ نے امام ابوحنیفہؒ کی ایک قول بتلایا ہے کہ جس نے سال میں دو مرتبہ قرآن پاک ختم کیا اس نے تلاوت کا حق ادا کردیا کیونکہ حضرت جبرئیلؑ سال میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے آخری سال دو مرتبہ سنایا۔

قرآن پر ایمان اور تلاوت کرنے والے کا ایمان :-

ایک روایت میں آتا ہے۔

جو قرآن پر ایمان رکھتا اور اس کی تلاوت کرتا ہو اسے چاہئے کہ رات کو جب عام لوگ سوتے ہوں تو یہ عبادت و تلاوت میں مشغول ہو دن کو جب سب لوگ کھاتے پیتے ہوں تو یہ روزہ دار ہو جب لوگ دنیا کی خوشی میں مست ہوں تو یہ آخرت کے لئے فکرمند ہو جب غافل لوگ ہنس رہے ہیں تو یہ خدا کے خوف سے رو رہا ہو جب لوگ دنیا کی نعمتوں پر اترا رہے ہوں تو یہ عاجزی اور انکساری میں ڈوبا ہوا ہو۔ حامل قرآن رونے والا، فکرمند، بردبار، باوقار، نرم مزاج ہوتا ہے۔

فرمان نبوی ﷺ بہ روایت ابوموسیٰ اشعریؓ :

تلاوت کرنے والے مومن و متقی کی مثال جیسے لیموں، خوشبو اور ذائقہ دونوں عمدہ

تلاوت نہ کرنے والے مومن و متقی کی مثال کھجور، ذائقہ تو عمدہ، خوشبو ندارد،

تلاوت کرنے والے مومن فاسق کی مثال جیسے پھول، خوشبو تو عمدہ مگر ذائقہ کڑوا۔

تلاوت نہ کرنے والے فاسق کی مثال جیسے حنظل خوشبو کا نام نہیں ذائقہ بھی کڑوا۔

قرآن اور حامل قرآن کی تعظیم لازم ہے! :-

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے : تین آدمیوں کی تحقیر و تذلیل صرف منافق ہی کرتا ہے۔ (۱) بوڑھا مسلمان (۲) منصف حاکم ۔(۳) حامل قرآن ۔

معلوم ہوا کہ ان تینوں کی تعظیم وتکریم ضروری ہے ان کی توہین و تذلیل نفاق کی علامت ہے۔

حشر میں قرآن معاون و مددگار! :-

بہ روایت ابو امامہؓ ارشاد رسول ﷺ منقول ہے جس کا مفہوم یہ ہے میدان حشر میں نہایت حسین وجمیل شکل میں قرآن اپنے پڑھنے والے کے پاس آکر کہے گا کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا نہیں آپ ہی بتائیں؟ قرآن کہے گا میں وہی ہوں جس کے ساتھ دنیا میں محبت و تعظیم کا معاملہ کرتے تھے ۔ پھر وہ قرآن اس کو اللہ کے قریب لے کر جائے گا جہاں اس حامل قرآن کو مختلف انعامات سے نوازا جائے گا ۔ ہاتھوں میں کنگن اور سر پر تاج پہنایا جائے گا ۔ اس کے والدین کو انتہائی عمدہ اور قیمتی لباس پہنایا جائے گا وہ حیران ہوں گے کہ یہ لباس ہمیں کیوں کر ملا ؟ ہم تو اس مقام کے نہیں ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہاری اولاد کے طفیل ہے جن کو تم نے قرآن سکھایا تھا ۔ (وہ اس کو پڑھتے اور اس پر عمل کرتے تھے)۔

فوائد تلاوت قرآن :-

پہلا فائدہ :-ان القلوب تصدأُ کما یصدأ الحدید اذا اصابهٔ الماء

قیل یا رسول الله وما جلائُها قال تلاوة القرآن و کثرة ذکر الموت جس طرح پانی پڑ جانے سے لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے اسی طرح دل بھی گناہوں سے زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اس کی صفائی کیسے ہوگی فرمایا تلاوت قرآن اور زیادہ سے زیادہ موت کی یاد سے۔

دوسرا فائدہ :- من قرأ القرآن وعمل بما فیه البس والداهُ تاجاً یوم القیامة ضوئُهُ احسن من ضوءِ الشمس فی بیوت الدنیا لو کانت فیکم فماظنکم بالذی عمل بهذا (ابو داؤد)۔ جس نے قرآن پڑھا اور عمل کیا اس کے والدین کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک تاج پہنائے گا جس کی روشنی سورج اگر تمہارے گھر میں آجائے تو اس سے بھی زیادہ حسین روشنی ہوگی تو پھر تمہارا کیا خیال ہے۔ اس شخص کے بارے میں جو اس پر عمل بھی کرلے خود اس پر نوازشات تو علیحدہ رہیں اس کے والدین کو سورج سے زیادہ روشن تاج پہنایا جائے گا۔

تیسرا' چوتھا فائدہ :- من قرأ القرآن فاستظهرهُ فاحل لاله وحرم حرامه ادخله الله الجنه وشفعه فی عشرة من اهل بیتهٖ کلهم قد وجبت له النار (ترمذی' ابن ماجہ)۔ جس نے قرآن پڑھا اور پھر اسے یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال سمجھا اور اس کے حرام کو حرام سمجھا تو اس کے خاندان کے دس دوزخی افراد کو اللہ تعالیٰ اس کی سفارش سے جنت میں داخل کرے گا۔ اس سے ہٹ کر اور بہت سے فوائد معلوم بھی کیئے جاسکتے ہیں کہ متلاشیان کیلئے مشکل نہیں اور حاصل بھی کیئے جاسکتے ہیں کہ اخلاص کے ساتھ تھوڑی سے محنت کے بعد تلاوت قرآن آسان ہو جاتی ہے۔

ہر ذوق والا قرآن سے استفادہ کرسکتا ہے :-

(۱) میٹھے کے عاشق کے لئے قرآن کھجور سے زیادہ میٹھا ہے۔

(۲) معاونت اور مددگاری میں کسی ساتھی کی طرف سے جھگڑنے کو تیار رکھتا ہے تو کام آنے والی یہی تلاوت قرآن ہے ۔

(۳) نکتہ رس اور نکتہ داس لوگوں کے لئے قرآن دقائق کا خزانہ ہے ۔

(۴) مخفی رازوں کا پتہ لگانا کمال سمجھنے والوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ بطن قرآن ان اسرارِ قرآن پر متنبہ کرتا ہے۔

(۵) اونچے مکانات پر مرنے والوں کے لئے آیات قرآن پڑھنے اور جنت کے درجات چڑھنے کی روایت پیش نظر رکھنی چاہئے ۔

(۶) تخت و تاج کی بھیک چاہنے والوں کے لئے حدیث نے یہ بات بتائی کہ حافظ کے والدین کو قیامت کے دن سورج سے زیادہ نورانی تاج پہنائیں گے۔

(۷) کوئی آگ پر ہاتھ رکھتا ہے ۔ جلتی دیا سلائی منہ میں رکھتا ہے اور اسی کو کمال سمجھتا ہے تو اس طرح کا کمال تو قرآن کے حاملین کے لئے ہے کہ جہنم کی آگ کو اثر کرنے سے مانع ہے ۔

(۸) کم محنت نفع زیادہ اٹھانے والے قرآن سے رابطہ میں ہے کہ ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

(۹) بعض لوگ حکام رسی میں اپنا فن جانتے ہیں اور ملزم کو چھڑانے مس ے بڑا کام جانتے ہیں تو قرآن دس دوزخیوں کو نجات دلائے گا۔

(۱۰) اگر کوئی عطر پر فریفتہ ہے تو کلام مجید سراپا مشک ہے۔

(۱۱) اگر کوئی جوتہ آشنا سے ڈر سے کوئی کام کرسکتا ہے اور ترغیب اس کے لئے کارگر نہیں تو بتایا گیا کہ قرآن شریف سے گھر کا خالی ہونا گھر کی بربادی کے برابر ہے۔

(۱۲) کوئی عبادات کا عاشق ہے تو معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن کی تلاوت افضل عبادت ہے۔

(۱۳) صحت کے خواہشمندوں کے لئے سورہ فاتحہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔

(۱۴) بہت سے لوگ بہت سی باعث افتخار چیزوں کو رکھتے اور اس پر ناز کرتے ہیں تو حضور ﷺ نے بتایا کہ میری امت کے لئے قرآن باعث افتخار ہے۔

اس طرح نہ جانے کتنے لوگ قرآن پاک کے سچے عاشق ہوسکتے ہیں اور تلاوت ان کی زندگی میں داخل ہوکر سعادت دارین کا سبب بن سکتی ہے۔

دوہرا اجر :-

قرآن پڑھنے میں مشقت اٹھانے' اٹکنے' بار بار پڑھنے پر ڈبل اجر بتلایا گیا ہے۔

عن عائشہ رضی اللہ عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الماهر بالقرآن مع السفرة الکرام البرارة والذی یقرأ القرآن ویتعتع فیه وهو علیه شاق لهٗ اجران (بخاری ومسلم)۔

یعنی بخاری' مسلم اور دیگر احادیث کی کتابوں میں اس مضمون کی حدیثیں

موجود ہیں ۔ یہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت پیش ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کا قرآن شاندار اور خوب صاف ہو وہ درجہ میں ان فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو بندوں کے اعمال لکھنے والے اور عزت والے اور پاکی والے ہیں۔ اور جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور اس میں اٹکتا ہو اور وہ اس کو مشکل لگتا ہو اس کو دو ثواب ملیں گے۔ (صحیحین)

دو ثواب کی صورت یہ ہے کہ ایک ثواب تو پڑھنے کا ملتا ہے اور دوسرا ثواب اس محنت کا کہ اچھی طرح چلتا نہیں مگر تکلیف اٹھا کر پڑھتا ہے اس میں بڑی ہمت دلائی گئی اور بشارت سنائی گئی اور تسلی دی گئی ہے ان لوگوں کے لئے جو قرآن کے پڑھنے سیکھنے میں اٹکتے' مشقت اٹھاتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنے کی دشواریاں ہوں تو تنگ ہوکر مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ دوہرے ثواب والی روایت ملحوظ رکھ کر اپنے شوق کو تیز تر کرنا چاہیئے۔

قرآن نعمتِ عظیم :-

ولقد اٰتینک سبعا من المثانی والقرآن اعظیم لا تمدن عینیک الٰی مامتّعنا بہٖ الا ازواجاً منھم ولاتحزن علھیم (حجر)

اور ہم نے آپ کو سات آیتوں والی سورت اور قرآن عظیم دیا تو آپ آنکھ اٹھا کر بھی دنیا کے اس مال و متاع کو نہ دیکھیئے جو ہم نے کافروں کے مختلف گروہوں کو دے رکھے ہیں اور نہ اس کا غم کیجئے۔

یہ خطاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اصلا عام مسلمانوں سے کیا گیا ہے ورنہ

آپ ﷺ کی ذات گرامی کی نگاہوں میں دنیا کی حیثیت پر کاہ کے برابر بھی نہیں تھی۔

اس نعمت کا عظیم ترین ہوا ایک حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ۔من قرأ القرآن ثم رأى ان احدا روتی افضل بما اوتی فقد استصغر ماعظّم الله.

یعنی جس نے قرآن پڑھا پھر اس نے کسی کے بارے میں یہ سمجھا کہ اسسے زیادہ افضل کوئی چیز دی گئی ہے تو اس نے اللہ کی اس نعمت کی تحقیر کی جسکو اللہ نے بہت عظیم بتایا ہے۔ اس مفہوم کو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

من اوتی القرآن فرأى ان احدا اوتی من الدنيا افضل بما اوتی فقد استصغر ماعظّم الله.

قرآن کب اترا:-

شبِ قدر میں اللہ رب العزت نے اپنے کلام کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتارااور اپنی حکمت کے مطابق اس کلام پاک کو تھوڑا تھوڑا کر کے ۲۳ سال کی مدت میں فرشتۂ اعظم حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر مکمل طور سے نازل فرمایا۔ وقرانًا فرقنهُ لتقرأهُ على الناس علىٰ مكثٍ ونزّلنهُ تنزيلاً.

اور ہم نے اس قرآن کو تھوڑا تھوڑا نازل فرمایا تاکہ انسانوں کو ٹھیر ٹھیر کر اسے پڑھ کر سنا سکو اور ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اتارا ہے (بنی اسرائیل)۔

وحی کے موقع پر کتاب اللہ کی جتنی آیتیں نازل فرمائی جاتیں یا جو سورت اتاری جاتی حضرت جبرئیلؑ حضور اکرم ﷺ کے سامنے تلاوت فرمادیتے ۔ شروع شروع میں آنحضرت ﷺ کو یہ خیال ہوتا تھا کہ کہیں کوئی لفظ یا آیت ذہن میں محفوظ نہ رہ سکے یا دھیان سے نکل جائے ۔ اس اندیشہ کے پیش نظر وحی الٰہی کو خاتم النبیین ﷺ خود بھی جلدی جلدی دہرانے لگے تھے تب ربّ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لاتحرک به لسانک لتعجلک به ان علینا جمعه و قرأنه فاذا قرأته فاتّبع قرأنه ثم ان علینا بیانه ۔

آپ ﷺ اپنی زبان کو حرکت میں لاکر اس کے پڑھ لینے میں جلدی نہ کرو بے شک اس کا جمع کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا دینا سب ہمارے ذمہ ہے ۔ جب ہم اس قرآن کو پڑھائیں تو اسی طریقہ کی اتباع کرو پھر اس کا بیان کرادینا یہ سب کچھ ہمارے ذمہ ہے ۔

قرآن رہنمائے حق ہے :-

ان هذا القرآن یهدی للّتی هی اقوم ویبشّر المومنین الذین یعملون الصالحٰت انّ لهم اجراً کبیراً (بنی اسرائیل)

بے شک یہ قرآن ہی وہ راہ دکھاتا ہے جو سب راہوں سے سیدھی راہ ہے اور خوب مضبوط ہے جو کہ نیک عمل کرتے ہیں ان کے لئے خوب بڑا اجر ہے ۔

قرآن شفاء ہے اور رحمت بھی ! :-

ارشاد ربّانی ہے ۔ وننزّل من القرآن ماهو شفاءٌ ورحمة للمومنین

ولا یزید الظالمین الّا خسارا . (بنی اسرائیل)

جس کا سادہ اور مکمل ترجمہ یہ ہے : اور ہم نے ایمان والوں کے لئے قرآن کو نازل کر کے اس میں ایسی تاثیر رکھی ہے جس میں بیماری کا علاج اور تندرستی ہے اور بھرپور رحمت ہے۔ رہے ظالم لوگ تو ان کا نقصان تو بڑھتا ہی جائے گا۔

تلاوت و تعلیم آیات نہایت قیمتی دولت :-

وعن عقبة بن عامرؓ قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن فى الصّفة فقال ايكم يحب ان يغدو كل يوم الى بطحان او الىٰ عقيق . فيأتى منه بناقتين كوماوين فى غير اثم ولاقطع رحمٍ فقلنا يا رسول الله كلّنا يحب ذالك قال افلا يغدوا احدكم الىٰ المسجد فيعلم او فيقرأ اٰيتين من كتاب الله عز وجل خيرلهٗ من ناقتين وثلٰث خيرٌ من ثلٰث واربع خير من اربع ومن اعداد هن من ابل (مسلم)۔

بطحان اور عقیق مقامات کی کوہان والی زبردست اونٹنیوں سے زیادہ قیمتی تعلیم قرآن ہے۔

مسلم شریف کی اس روایت میں ہے تم میں سے کوئی شخص جا کر کلام اللہ کی دو آیتیں کیوں نہ سیکھ لے یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں کے ملنے سے زیادہ بہتر ہے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں کے ملنے سے زیادہ بہتر ہے اور چار آیتیں چار اونٹنیوں کے ملنے سے زیادہ بہتر ہیں اوران کی گنتی کے جتنے اونٹ ہوں سب سے وہ آیتیں بہتر ہیں (مسلم)۔

یعنی اونٹ تو دنیا میں کام آتے ہیں۔ اور آیاتِ قرآنیہ دونوں جہاں میں کام آتی ہیں اونٹ کا نام مثال کے طور پر لیا گیا ہے کیونکہ عرب اونٹوں کو بہت چاہتے تھے اور خصوصاً اونٹنیاں عرب کا سب سے قیمتی سرمایہ سمجھا جاتا تھا ورنہ ایک آیت کے مقابل میں ساری دنیا کی کوئی حقیقت نہیں نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی نے پورا قرآن بھی نہ پڑھا تو تھوڑا ہی پڑھا ہو تب بھی اس کو بڑی نعمت حاصل ہوگی۔(حیٰوۃ المسلمین)۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار معجزات عطا فرمائے گئے ان سب معجزات میں سب سے عظیم الشان معجزہ قرآن ہے۔

(۱) تمام ہی پیغمبروں کو کوئی نہ کوئی معجزہ دیا گیا۔

(۲) دیگر انبیاء کے معجزات عارضی تھے لیکن حضور ﷺ کا یہ معجزہ قیامت تک باقی

(۳) چونکہ اور انبیاء کرام کے معجزے عارضی تھے اس لئے ان کے اثرات بھی عارضی تھے اور چونکہ حضور ﷺ کا معجزہ تاقیامت ہے اسلئے اس کی تاثیرات بھی تاقیامت رہیں گی۔

اقامت صلوٰتِ خمسہ اور تلاوت قرآن :-

پانچوں نمازوں کی فرضیت اور ان میں تلاوت قرآن :

ارشاد ربانی ہے۔ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق اللیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کامن مشھودا۔

یعنی نماز کو قائم رکھو سورج کے ڈھلنے کے بعد سے لے کر رات کا اندھیرا

ہونے تک اور فجر کی نماز میں قرآن پڑھا کرو یقیناً صبح میں قرآن پڑھنا مشاہدۂ ملائکہ کا وقت ہے۔

اہل علم وفضل نے لکھا ہے کہ پانچوں نمازوں کا حکم اس آیت میں بیان ہوا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب وعشاء کے مقابلے میں فجر کی نماز میں قرآن زیادہ پڑھتے ۔ فجر کی نماز میں قرآن کا پڑھنا اور نماز کے بعد صبح میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کا مشاہدہ اللہ رب العلمین فرماتے ہیں۔ اس وقت رات والے فرشتے آدمی کا نامۂ عمل تیار کر کے جاتے ہیں اور دن والے فرشتے آتے ہیں سب اس وقت ہر آدمی پر جمع ہوتے ہیں۔ اور جو قرآن مجید پڑھتا ہوا پایا گیا اس کی خوش قسمتی ہے کہ فرشتوں نے بھی مشاہدہ کیا اور اللہ نے خاص نظر عنایت فرمائی پھر بھی جو لوگ سوئے پڑے ہوں ان کے حال پر افسوس۔

فہم قرآن اور حضرت دردؒ کے شاگردوں کے احساسات :-

میرے خسرِ محترم حضرت شاہ محمد عبدالرحیم صاحب دردؔ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے بھر دے۔ والد ماجد حضرت شاہ صوفی غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی ہدایات اور بالخصوص قرآن کے بارے میں رہبری لینے کے بعد انہوں نے انتہائی اہتمام اور ترتیب اور تدریج سے اپنے گھر اور بچوں بچیوں سے قرآن کی تعلیم و تربیت کی ترتیب چلائی تو گھرانے اور گھرانے سے باہر اس قرآن کے انوار و برکات اور تفہیم کے ثمرات دیکھے گئے ایک انقلاب رونما ہوا اور شب و روز مرد و خواتین سبھی نے استفادہ کیا اور چند طالبات سے اس استفادہ کی تفصیل اور قرآن سے رابطہ کی

اہمیت بتلانے کی خواہش ظاہر کی گئی تو ان طالبات میں سے ایک نے اس طرح کا مضمون ہمارے پاس لکھ بھیجا۔

”صد ہزار شکر اس رب ذوالجلال کا جس نے بے آب وگیاہ مقامات کو سبزہ زار بنایا اور سوکھی وبنجر زمین کو لہلہاتی کھیتی بنا کر ایسے ایسے عجائبات قدرت دکھاتا ہے کہ عقل حیران محو تماشا ہو جاتی ہے۔ اور چشم بینا قلبی انبساط وفرطِ مسرت سے تر رہتی ہے کہ ہمیشہ نظر میں اسی کا جمال جہاں آرا جلوہ گر رہتا ہے۔

ہزاروں درود وسلام اس محسنِ انسانیت آمنہ کے لعل پر، فاطمہؓ کے بابا جان پر شہیدِ کربلا کے ناناجان پر حلیمہ کے لاڈلے دریتیم پر جس نے ظلمت کدہ دہر کو نور بخشا اور ساری انسانیت کو گمراہی وضلالت سے نکال کر فلاح ونجات کا راستہ دکھایا۔

اما بعد۔ ہیچ مداں کہ فہم قرآن مجید کے تعلق سے مضمون بھیجنے کا حکم ہوا۔ مضمون لکھنے کی جسارت تو نہیں کر سکتی تھی مگر تعمیلِ حکم میں قلم کو جنبش دینا لازمی سمجھتی ہوں۔ آگے ماشاء اللہ جو کچھ وہ لکھنے کی مقدرت دے۔ اس لئے کہ قرآن ناطق کے تعلق سے مولانا روم نے فرمایا ہے۔

ماز قرآں مغز را برخاستیم
استخوانِ پیشِ سگاں انداختیم

حضرت قبلہؒ کے اس شعر سے مضمون شروع کرتی ہوں جو مضمون کی جان ہے۔

روز قرآن کے آئینے میں خود کو دیکھو
خوب سنگھار کرو خوب سجاؤ بہنو

قرآن فہمی کے فوائد کو جاننے سے پہلے ہمیں کائنات فانی پر نظر ڈالنا چاہئے ۔ کیوں کہ یہ کائنات حقیقت کو سمجھانے کا نمونہ ہے موثر توضیح ہے جس طرح مدرس مختلف اشیاء کی شکلیں بنا کر، نقشے اور مجسمے دکھا کر بچوں کو پڑھاتے ہیں۔اسی طرح کائنات کی ساری رنگا رنگی انسان کو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کی فہم دیتی ہے ۔ آفاق میں صورت کو سنوارنے کے لئے آئینہ استعمال کرتے ہیں اور سنورتے چلے جاتے ہیں صرف صورت پر مرمٹنے والے آئینہ کے سامنے اپنا گھنٹوں وقت صرف کرتے ہیں پھر بھی حسنِ دوام ہرگز حاصل نہیں ہوگا کیسے ہوگا جبکہ ''کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ۔ ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور باقی رہنے والا ذوالجلال والاکرام رب ہے ۔ جس کو بقاء حاصل کرنی ہے وہ باقی رہنے والی ذات کا سہارا لے یہ سہارا راست نہیں بلکہ بالواسطہ حاصل ہوتا ہے ۔ اپنے نفس کو قرآن کے آئینہ میں دیکھ کر سنوراتے جائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھالتے جائیں ۔ یہ ایک دن دودن کا کام نہیں بلکہ روزانہ کا معمول ہے ۔ مسلمانوں کی حیثیت سے زندہ رہنا چاہیں تو اقبال علیہ الرحمہ کا یہ شعر یاد رکھیں۔

گرتو می خواہی مسلمان زیستن

نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

اگر تو مسلمان کی حیثیت سے جینا چاہتا ہے تو قرآن کو ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے سے جدا نہ کر۔

یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ جس طرح صرف کانچ کے ٹکڑے میں صورت نظر

نہیں آتی جب تک اس کے پیچھے پارہ نہ ہو بس اسی طرح صرف قرآن خوانی سے سیرت اور حقیقت نظر نہیں آتی اور نہ سنواری جا سکتی جب تک کہ اس کے ساتھ فہم و تدبر اور غوف و فکر کا پارہ نہ ہو۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں اہل علم و فضل کے توسط سے صحیح تعلیم و تربیت پانا ضروری ہے۔

اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا المومن مراۃ المومن ۔مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک حقیقی مسلمان دوسرے مسلمان کو دیکھ کر اس آئینہ میں اپنا ظاہر وہ باطن کو سنوار سکتا ہے۔ اسی طرح ایک ایمان والی عورت دوسری حقیقی مومنہ مسلمہ کے آئینہ میں اپنی صورت سنوار سکتی ہے۔ سیرت سجا سکتی ہے۔ جس طرح شمع کی روشنی میں اندھیرا نہیں رہتا اسی طرح نور قرآن کی روشنی میں جہالت کے اندھیرے ٹک نہیں سکتے۔

قرآنی ماحول قرآنی مکاتب، تعلیم قرآن کے مدارس، قرآن و حدیث کے تعلیمی تربیتی ادارے، حفظ قرآن کے مدارس اس دور کے لئے بہت غنیمت ہیں ان کی قدر کرنی چاہئے اور قرآن فہمی کے ماحول میں تربیت پائے ہوئے بچوں کا کردار سنوارتے ہیں بلکہ بڑوں کی زندگی میں بھی ایک عظیم انقلاب آسکتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ بہ اختیار خود فیض قرآن کو سمجھنے اور کلام الٰہی سے نسبت پیدا کرنے کے لئے فکر و عمل کے صحیح رخ کو اختیار کریں۔

خدا کرے سارا ماحول علم قرآن سے منور ہو خدا اور رسول ﷺ کے احکام پر عمل آسان ہو اور امن کی فضا عام ہو۔

ایک قرآن کی پڑھنے والی خاتون ہمارے ماحول میں رہنے والی طالبہ جو فہم

قرآن سے آشنا ہوئی اس نے اپنے تاثرات اور قرآن کی سمجھ اور اس میں تدبر میں غور کی دعوت دیتے ہوئے اپنے احساسات اس طرح ظاہر فرمائے۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ جب تک مسلمان اس حدیث پر عمل پیرا رہے تب تک عورت کو اس کا صحیح مقام حاصل رہا وار اس کی گود سے علم کے چشمے ابلتے رہے اور اس نے فرمان نبوی ﷺ الجنة تحت اقدام الامھات کو نبا ہا وہ خود جنت کی حقیقت سے واقف ہو کر حصول جنت کی جدوجہد میں لگی رہی اور یہی لگن اور تڑپ ہر ہونہار کے قلب میں پیدا کرنے کی پوری کوشش کرتی رہی لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا رہا اسلام کی فتوحات نے مال و دولت کی فراوانی کی تو شیطان نے اپنا حربہ استعمال کیا مسلمانوں نے عیش وعشرت کی بھول بھلیوں میں اپنا مقام کھودیا پھر وقت کے دھارے کے ساتھ ساتھ اس کا مقام بدلتا رہا کسی نے اسے پھول بتایا کسی نے اسے معمہ سمجھا کسی نے اسے سامان عیش سمجھا' نادان ناقص العقل اس طرح کے ناموں سے موسم کی جانے لگی۔ سارے الزامات اپنے سر لئے مگر انتقامی جذبہ نے صنف مقابل سے لوہا منوانے کی کوشش کی سوجھی۔ چنانچہ آج کی عورت ہر میدان میں مرد کے دوش بدوش ڈٹ گئی اس طرح صنف مقابل سے داد تحسین وصول کرنے کے شوق میں شمع محفل بن گئی اس نے اسکول' کالج' یونیورسٹی سے اپنی تعلیم یافتہ ہونے کی ڈگری تو حاصل کرلی مگر خود اس کا دل و دماغ جہالت کے اندھیروں میں سرگرداں ہے۔ آج کی ڈگری یافتہ عورت جو خود کو روشن خیال تصور کرتی

ہے مگر رسموں اور رواجوں میں جکڑی ہوئی ہے جس کو جدید فیشن کا نام دیکر خوش ہورہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ نور وہی ہے جو تاریکی اور جہالت دور کرے اور ہر طرف روشنی بکھیرے کہ اس میں ہر شئی کی حقیقت واضح ہوجائے انسان کی اپنی حقیقت کے ساتھ ساتھ پیدائش کی غرض و غایت واضح کرنے والا علم وہ صرف قرآن ہے اس قرآن سے وابستگی اس کی تلاوت' اس کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انسان کا سارا غرور وطنطنہ دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے اور حقیقت عیاں ہوجاتی ہے اس لئے یہ بات بالکل درست ہے۔

لوٹ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

آج سے لگ بھگ ڈیڑھ ہزار سال پہلے آفات رسالت ﷺ نے الٰہی ہدایات' قرآنی آیات کی روشنی میں عورت کے لئے جو مقام دیا تھا اس کو حاصل کرنے کے لئے قرآنی معاشرہ درکار ہے جس قرآن کی فہم و تدبر اور سوجھ بوجھ کی روشنی میں الجنتہ تحت اقدام الامھات کی روشنی میں جنت کو جاننے پہچاننے والی بن کر اپنے حقیقی کردار کو ادا کرسکے۔

قرآن میں غور کرنے کا طریقہ :-

مشہور محدث اور امام احمد بن حنبلؒ کے شاگرد رشید شیخ الاسلام ابو عبداللہ محمد بن نصر مروزی بغدادیؒ نے اپنی کتاب قیام اللیل میں ایک عبرت انگیز واقعہ نقل کیا ہے جس سے سلف کے فہم قرآن اور تدبر قرآن پر روشنی پڑتی ہے (مذکور ہے) کہ جلیل

القدر تابعی اور عرب سردار احنف بن قیس ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے یہ آیت پڑھی ۔ لقد انزلنا الیکم کتابا فیه ذکر کم افلا تعقلون ۔یعنی ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی جس میں تمہارا تذکرہ کیا تم نہیں سمجھتے ۔ وہ چونک پڑے اور کہا کہ ذرا قرآن مجید تو لانا ۔ اس میں میں اپنا تذکرہ تلاش کروں اور دیکھوں کہ میں کن لوگوں کے ساتھ ہوں اور کن سے مجھے مشابہت ہے۔؟ انہوں نے قرآن مجید کھولا کچھ لوگوں کے پاس سے ان کا گزر ہوا جن کی یہ تعریف کی گئی تھی ۔ کانوا قلیلا من اللیل مایهجعون . بالاسحارهم یستغفرون . وفی اموالهم حق معلوم للسائل والمحروم ۔ رات کے تھوڑے حصہ میں سوتے تھے اور اوقاتِ سحر میں بخشش مانگا کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے والے نہ مانگنے والے دونوں کا حق ہوتا تھا ۔

کچھ اور لوگ نظر آئے جن کا یہ حال تھا تتجا فی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم خوفا وطمعا وممارزقنهم ینفقون (سجدہ ۲۶)ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ۔

کچھ اور لوگ نظر آئے جن کا یہ حال تھا یبیتون لربهم سجداو قیاما اور جو اپنے پروردگار کے آگے سجدہ کر کے اور (عجز وادب سے) کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں۔

اور کچھ لوگ نظر آئے جن کا تذکرہ ان الفاظ میں ہے الذین ینفقون فی

السراء والضراء والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس واللہ یحب المحسنین ۔ جو آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔

اور کچھ لوگ ملے جن کی حالت یہ تھی یوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون ۔ اور دوسروں کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو خود احتیاج ہی ہو اور جو شخص حرص نفس سے بچالیا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہوتے ہیں۔

اور کچھ لوگوں کی زیارت ہوئی جن کے اخلاق یہ تھے ۔ والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش واذا ماغضبوا ھم یغفرون ۔ (شوریٰ)۔

اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کردیتے ہیں۔

والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوٰۃ وامرھم شوری بینھم ومما رزقنھم ینفقون ۔ (شوری) اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ۔

وہ یہاں پہنچ کر ٹھٹھک کر رہ گئے اور کہا کہ اے اللہ میں اپنے حال سے واقف ہوں میں تو ان لوگوں میں نظر نہیں آتا پھر انہوں نے ایک دوسرا راستہ لیا اب ان کو کچھ لوگ نظر آئے جن کا یہ حال تھا ۔ انھم کانوا اذا قیل لھم لا الہ الا اللہ

یستکبرون . ویقولون ء انا لتارکوا الھتنا لشاعر مجنون. ان کا یہ حال تھا کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو غرور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بھلا ہم ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے کہیں اپنے معبودوں کو چھوڑ دینے والے ہیں۔؟

پھر ان لوگوں کا سامنا ہوا جن کی یہ حالت تھی ۔ واذا ذکر الذین وحدہ اشمأزت قلبو الذین لایؤمنون بالأخرۃ ج واذا ذکر الذین من دونہ اذا ھم یستبشرون ۔(زمر)

اور جب تنہا خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل منقبض ہوجاتے ہیں اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے چہرے کھل اٹھتے ہیں۔

کچھ اور لوگوں کے پاس سے میرا گزر ہوا جن سے جب پوچھا گیا ۔ ماسلککم فی سقر . قالوا الم نک من المصلین . ولم نک نطعم المسکین . وکنا نخوض مع الخائفین . وکنا نکذب بیوم الدین . حتی اتانا الیقین (مدثر)۔ کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے ؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے اور ہم جھوٹ سچ باتیں بنانے والوں کے ساتھ باتیں بنایا کرتے اور روز جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے یہاں تک کہ ہمیں اس یقینی چیز سے سابقہ پیش آ گیا۔

یہاں بھی پہنچ کر وہ تھوڑی دیر کے لئے دم بخود کھڑے رہے پھر کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا اے اللہ ان لوگوں سے تیری پناہ' میں ان لوگوں سے بری ہوں اب

قرآن مجید کے ورقوں کو الٹ رہے تھے اور اپنا تذکرہ تلاش کرر ہے تھے یہاں تک کہ اس آیت پر جا کر ٹھیرے۔

وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا واخر سيئا. عسى الله ان يتوب عليهم ط ان الله غفور رحيم ۔کچھ اور لوگ ہیں جن کو اپنے گناہوں کا صاف اقرار ہے انہوں نے اچھے اور برے عملوں کو ملا جلا دیا تھا قریب ہے کہ خدا ان پر مہربانی سے توجہ فرمائے بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے اس موقع پر ان کی زبان سے بے ساختہ نکلا' ہاں ہاں ! یہ بے شک میرا حال ہے۔

اس طرح روز قرآن کے آئینہ میں خود کو دیکھو۔ ہم میں سے کون ہے جو اس طرح آئینہ قرآن میں اپنے حال کا جائزہ لے۔

(ماخوذ از مطالعہ قرآن کے اصول : مولانا ابوالحسن علی ندویؒ)

بات سے ذات دور نہیں :-

ہر کلام میں متکلم کے اثرات چھپے ہوتے ہیں کلام کو پڑھ کر آپ پہچان لیتے ہیں کہ یہ کسی عالم کا کلام ہے یا جاہل کا شاعر کا ہے یا غیر شاعر کا ؟ اس کے کلام کے طرز بیان اور مضامین کو دیکھ کر آپ پہچان لیتے ہیں کہ یہ فلاں شخص کا کلامہے یا ایسے شخص کا کلام ہے جس میں یہ صفت غالب ہے ۔غرض کلام میں متکلم کے اثرات غالب ہوتے ہیں بلکہ کلام میں خود متکلم چھپا ہوا ہوتا ہے اگر متکلم کو دیکھنا ہوتو اس کا کلام پڑھ لوتو اس کی کیفیت عیاں ہوجائے گی۔

اورنگ زیبؒ کی بیٹی زیب النساء یہ بڑی شاعرہ تھی اس کا کلام بہترین ہوتا

تھا مشاعرے جب ہوتے تھے تو اس کا کلام بھی پڑھا جاتا تھا تو عاقل خان جو اورنگ زیب کے زمانے کا بڑا عہدیدار بھی تھا اور بڑا شاعر بھی تھا اس کی زبان سے یہ جملہ نکلا کہ کاش میں اس شاعرہ کو کہیں دیکھتا ۔ جس کا اتنا اونچا کلام ہے اتنی اس میں بلاغت ہے ۔ یہ جملہ زیب النساء کو پہنچا ' زیب النساء نے اس کا جواب ایک شعر میں دیا اگر تو مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھ سکتا ہے میں اس کی تدبیر بتلائے دیتی ہوں۔

ہر کہ دیدن میل دارد درسخن بیند مرا
درسخن مخفی منم چوں بھرے گل در برگ گل

جو دیکھنے کی خواہش رکھتا ہے وہ میرے کلام میں مجھے دیکھ لے میں نمایاں ہو جاؤں گی میں اپنے کلام میں اس طرح چھپی ہوئی ہوں جس طرح گلاب کی پنکھڑیوں میں خوشبو چھپی ہوتی ہے ۔ تو اللہ کے کلام میں یہ چیز بدرجہ اولیٰ پائی جانی چاہئے ۔

قرآن کے الفاظ اور معانیٰ دونوں منزل من اللہ :-

ظاہر میں قرآن کریم دو چیزوں الفاظ او رمعانی کا مجموعہ ہے اور یہ دونوں منزل من اللہ ہیں۔ الفاظ قرآن جب نازل ہوتے تھے اسے جوں کا توں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ وحاضرین کو سنا دیتے تھے کوئی لفظکم کرتے نہ زیادہ اس معاملہ میں جسطرح آپ امین تھے اسی طرح معانی کے سلسلہ میں بھی آپ امین تھے ۔ الفاظ کی طرح معانی بھی آپ ﷺ کے قلب مبارک پر القاء کیئے جاتے تھے اور یہ الفاظ و معانی قیامت تک باقی ہیں۔ تحریف کرنے والے ہزار تحریف کرلیں مگر حق غالب ہی رہے گا ۔ الفاظ بھی باقی رہیں گے اور معانی بھی خود قرآن کریم نے ہی اس کی گارنٹی

دی ہے ۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

بعض احادیث میں فرمایا گیا ہے کہ یہ آیتیں خود ہی جنت کے درجات ہیں یہاں آپ کو جو آیات الفاظ کی صورت میں نظر آتی ہیں جنت میں یہی آیات باغ و بہار کی شکل میں ڈھل جائیں گی ۔ چیز ایک ہی ہے یہاں شکل اور ہے اور جنت میں یہ شکل بدل جائے گی۔

شادی بیاہ میں آتشبازی چھوڑی جاتی ہے ایک چکر سا ہوتا ہے اس میں مسالہ اس انداز اور کاریگری سے لپیٹا جاتا ہے کہ جب آگ لگا کر اسے چھوڑا جاتا ہے تو اس کے شراروں سے ایسا سماں بندھتا ہے کہ دیکھنے والوں کو گھوڑا اور اس پر سوار نظر آتا ہے یا باغ کا نظارہ پیش نظر ہو جاتا ہے لوگ حیران ہوتے ہیں اور خوب داد دیتے ہیں کہ کیا صنّاعی اور کاریگری ہے اور مسالہ کس انداز سے لپیٹا گیا ہے کہ کبھی گھوڑا نظر آتا ہے کبھی بگلا اور کبھی کوئی پھول وغیرہ ۔ یہ ایک عجیب صناعی ہے ۔

آج کی قرآنی آیات کل آخرت کے باغ و بہار :-

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کی آیات میں یہ صناعی رکھی ہے کہ وہ جب تک عالم آب وگل میں موجود ہیں خزانۂ علم وعرفان ہے پڑھنے پڑھانے کی چیز ہے اور جب ان کو آخرت کا پانی لگے گا تو یہی حروف و الفاظ گل وگلزار میں تبدیل ہو جائیں گے ۔ دنیا میں جو الفاظ اپنے تلاوت کرنے والوں کے لئے سرمایۂ سکون و راحت تھے اور انہیں علم وعرفان کی دنیا کی سیر کراتے تھے وہیں الفاظ اب ان کے لئے باغ و بہار اور لعل وجواہر کی صورت میں ظاہر ہو کر آخرت کی زندگی پر بہار اور گہوارۂ شادمانی بنا دیں گے

انہیں سے لہریں پھوٹیں گی یہی حروف حور وقصور کی شکل میں ظاہر ہوں گے ہوسکتا ہے کہ ان حروف کے نقطے ہی وہاں لعل و جواہر اور موتی وغیرہ کی شکل اختیار کرلیں یہاں ان کی شکل آیات ہے وہاں باغ و بہار میں تبدیل ہوجائیں گے اور نعمتوں کے روپ میں ڈھل جائیں گے۔

غرض قرآن کی عجیب شان ہے۔اسے پڑھوتو اس سے بہتر وظیفہ نہیں اس کا علم سیکھوتو اس سے بڑھ کر کوئی علم نہیں اسے دستور زندگی بناؤ تو اس سے بڑھ کر کوئی قانون نہیں۔اگر اس کے حقائق کھولوتو اس سے بہتر حکمتیں نہیں۔اگر اس کی کیفیات اپنے اوپر طاری کرلوتو اس سے بڑھ کر سکون قلب کوئی نہیں۔نعمتوں کا جوتصور بھی کوئی قائم کرے وہ سب کے سب اس کے اندر جمع ہیں جو یہاں علمی شکل میں ہیں عالم آخرت میں باغ و بہار کی شکل میں آجائیں گی۔

مقبول ہو میری دعا

قرآن سے میں غافل ہوا	☆	سرزد ہوئی مجھ سے خطا
دل سے اسے باہر کیا	☆	طوطا بنا رٹتا رہا
اعمال سے کرکے جدا	☆	آنکھوں پہ عزت سے رکھا
توقیر کا یہ حال تھا	☆	سر پر رکھا بوسہ لیا
ہر وصف قرآنی چھٹا	☆	قرآن خوشبو میں بسا
ہر عیب میرا کھل گیا	☆	قرآن جز داں میں چھپا
محراب میں رکھا رہا	☆	اس پر دیا پردا گرا

قرآں ہے روٹھا ہوا ☆ گم ہوگئی راہ ھدیٰ
ظلمت میں سرگرداں رہا ☆ پھر کیا بتاؤں کیا ہوا
پرواز میں تھا گر پڑا ☆ محشر ہوا گویا بپا
ایسے میں پھر توحید کا ☆ دامن بھی ہاتھوں سے چھنا
میں منتشر ہوتا رہا ☆ شرک و نفاق وفسق کا
دل پر مرے قبضہ ہوا ☆ ناراض تھا مجھ سے خدا
میں ہوگیا بے آسرا ☆ جب کفر نے دابا گلا
کچھ دیدہ عبرت کھلا ☆ قرآں کو دی میں نے صدا
کی عاجزی سے التجا ☆ ائے تحفۂ شاہ ھدیٰ
ائے دونوں عالم کی ضیاء ☆ ائے مہرباں ائے رہنما
بہر حبیبِ کبریا ☆ ہوں جاں بلب میں جلد آ
دے دے مجھے جامِ بقاء ☆ جامِ مے و حسرت پلا
کثرت کی زد میں ہوں بچا ☆ ورنہ میں دنیا سے چلا
آجا مرے قرآن آ ☆ فرقان آ برھان آ
اللہ کے احسان آ ☆ ائے مومنوں کی جان آ
تجھ پہ ہوں میں قربان آ ☆ ائے مطلع انور آ
ائے ابرِ رحمت بار آ ☆ ائے رونق گلزار آ
ائے معطیِ اثمار آ ☆ ائے شہپرِ افکار آ
اللہ کے شہکار آ ☆ ائے خلق کے معیار آ

اے اسوۂ سرکار ﷺ آ ☆ آرائشِ اطوار آ
زیبائش آثار آ ☆ معراجِ خوش گفتار آ
اے روحِ خوش کردار آ ☆ آج میرے قرآن آ
آ ظلمتوں کو چیر کر ☆ ماحول ہے تاریک تر
تائب ہوں لے میری خبر ☆ آنکھیں بچھاتا ہوں گزر
آجا مرے دل میں اتر ☆ کانوں میں بس جا گونج کر
میں زیر ہوں دے زبر ☆ ہوں منقلب فکر و نظر
چھا آسمانِ فکر پر ☆ ہر بات میں دے دے اثر
ہر کام میں ہو جلوہ گر ☆ بدلے میرا قلب و جگر
ایمان کا پاؤں ثمر ☆ بن کر بارت سے بشر
اعلون کا سہرا ہو سر ☆ تبلیغ کا پاؤں ہنر
راضی ہو پھر مجھ سے خدا ☆ حامی ہوں میرے مصطفیٰ
مقبول ہو میری دعا ☆ پھر دردؔ بن جائے دوا

آجا مرے قرآن آ
آجا میرے قرآن آ

.....☆☆☆☆☆.....

ملنے کے پتے

(۱) حضرت مولانا شاہ کمال الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی،
نواب صاحب کنٹہ، حیدر آباد

(۲) محمد اقبال صاحب موذن مسجد عالمگیری، شانتی نگر حیدر آباد

(۳) مولانا غیاث احمد رشادی صاحب مکتبہ سبیل الفلاح،
اکبر باغ حیدر آباد

(۴) ہندوستان پیپر ایمپوریم، مچھلی کمان، حیدر آباد

(۵) حسامی بک ڈپو مچھلی کمان حیدر آباد

(۶) ھدی ڈسٹری بیوٹرس پرانی حویلی روڈ حیدر آباد

(۷) کمرشیل بک ڈپو چارمینار حیدر آباد

(۸) مولانا حبیب الرحمان صاحب مکتبہ سلسبیل،
میر محمود پہاڑی شریف بہادر پورہ حیدر آباد

تصنیفات

حضرت شاہ مولانا محمد کمال الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی

صاحبزادہ جانشین سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

۱	بیعت	۲	دعوت و تبلیغ کے آداب
۳	سورۂ کوثر کا پیغام	۴	سورۂ اخلاص
۵	قربانی	۶	زکوۃ
۷	ایمان	۸	ایمان واحسان
۹	حضور اکرم ﷺ کے نام	۱۰	مجاہدہ
۱۱	استعانت کے روحانی طریقے	۱۲	سکون دل
۱۳	سیر انفس	۱۴	شیطان سے جنگ
۱۵	زندگی میں غم کیوں علاج کیا؟	۱۶	خدا کی پہچان
۱۷	اسرار ورموز الفاتحہ	۱۸	تعلیمات محبوب سبحانیؒ
۱۹	خوف الٰہی	۲۰	دو برکت والی راتیں
۲۱	دعائیں کس طرح قبول ہونگی؟	۲۲	نغمہائے نورانی
۲۳	معراج النبی ﷺ	۲۴	تقلید کیا اور کیوں؟
۲۵	تلاوت قرآن (آداب وفضائل)		

☆☆☆